تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار　　لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ　　لاہور

ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم　　۱۰ تا ۱۶ فروری ۲۰۰۰ء　　مدیر : حافظ عاکف سعید

ملت کی نفسیات پر تہذیب و معاشرت کا اثر

"علم جدید اور انفرادی و اجتماعی نفسیات کے مطالعہ نے اب جو چند حقیقتیں آشکارا کر دی ہیں' اور تہذیب و معاشرت' شعائر اور عادات و خصائص کے جن اثرات کا مکرر و مسلسل تجربہ خصوصیت کے ساتھ اس صدی کے آغاز سے ہو رہا ہے' اس نے اس حقیقت کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے کہ تہذیبوں اور معاشرتوں کا مسئلہ اتنا سرسری اور سطحی نہیں جتنا کچھ عرصہ قبل سمجھا جاتا رہا اور جیسا کہ اس صدی کے آغاز میں مغربی تہذیب اختیار کرنے کی دعوت دینے والوں اور اس صدی کے وسط میں قومی یکجہتی کے علمبرداروں نے پیش کیا۔ اب یہ بات مسلمہ حقیقت بن گئی ہے کہ عادات و معمولات اور میلانات و رجحانات قلب و دماغ میں اپنی گہری جڑیں رکھتے ہیں اور اقوام و ملل کی صورت گری اور شخصیات سازی میں ان کا بڑا گہرا اثر ہے۔ انسانی تہذیب دراصل جذبات و رجحانات' پسندیدگی و ناپسندیدگی اور ذہنی رویہ کی بیرونی شکل ہوتی ہے۔ تہذیب کے مضمرات اور عناصر ترکیبی کو کسی خوردبین سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا کہ اس کے خمیر میں شرک' جہل' ظلم' تکبر' تعیش کے رجحانات اور غفلت کے عناصر و اجزاء کس تناسب سے شامل ہیں اور وہ اس کا کیسا جزو لاینفک بن گئے ہیں' نیز اس تہذیب نے کن فکری' نفسیاتی' اخلاقی' سیاسی و اقتصادی حالات میں پرورش پائی اور ارتقاء کے منازل طے کئے ہیں اور انہوں نے اس پر اپنی کیسی گہری چھاپ اور انمٹ نقش چھوڑا ہے۔ اس کی تحلیل و تجزیہ کا کام فلسفۂ اجتماعیات کے بڑے سے بڑے عالم و مؤرخ کے لئے بھی آسان نہیں ہے' اور اس کے لئے ابھی تک کوئی کیمیاوی معمل (Laboratory) قائم نہیں ہوا' جہاں اس کے تجزیہ و تحقیق کا کام کامیابی کے ساتھ انجام دیا جا سکے۔ اخذ و قبول اور تقلید و اقتباس کا عمل جو تہذیبوں اور معاشرتوں کے میدان میں انجام پاتا ہے' ملت کی نفسیات پر کس قدر اثر انداز ہوتا ہے' اس کو اپنے اصل مقام سے کس قدر ہٹا دیتا ہے' اسی طرح بر وإثم' طاعت و معصیت' اسلام و جاہلیت' حیاء و بے حیائی' عدل و ظلم اور قناعت و اسراف کے پیمانے اس سے کس طرح بدل جاتے ہیں اور وہ ملت اپنی ظاہری شکل اور خول میں رہتے ہوئے اندر سے کس طرح تبدیل ہو جاتی ہے' اس کا صحیح اندازہ کرنا بڑے سے بڑے باریک بین رہنما اور مصلح کے لئے بھی ممکن نہیں۔ یہ خدائے علیم و خبیر ہی کی ذات ہے' جو دین و شریعت اور کتاب الٰہی کے نصوص و احکام کے ذریعہ اس ملت کی حفاظت کا انتظام کرتی ہے' جس کو دنیا میں اپنی جداگانہ شخصیت کے ساتھ باقی رکھنا اور اس سے دعوت و رہنمائی کا کام لینا ہوتا ہے۔ مشابہت و تقلید کے بارہ میں اسلام کی بڑھی ہوئی احتیاط اور اسلامی تعلیمات کا زیادہ مفصل و معین ہونا اور ان پر شریعت اسلامی کا اصرار اس بات کا نتیجہ ہے کہ اسلام محض چند عقائد و رسوم کا مجموعہ نہیں بلکہ وہ پورے مسلکِ زندگی کا حامل و داعی ہے اور وہ "صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً" کا نعرہ لگاتا ہے اور ہر اُس تہذیب و معاشرت کو "جاہلیت" کا نام دیتا ہے جس کا سرچشمہ حکم الٰہی اور ہدایت ربانی کے بجائے ہوا و ہوس' مصلحت و مفاد' لذت و عزت یا محض تجربہ و قیاس ہو۔ اس نے پہلی مرتبہ اس حقیقت سے نقاب کشائی کی ہے کہ کوئی انسانی فرد مجرد عقائد پر زندگی نہیں گزار سکتا اور تہذیب و معاشرت کو عادات و اخلاق اور عقائد و عبادات پر اثر انداز ہونے سے روکا نہیں جا سکتا۔ ان دونوں کے درمیان دیوار کھڑی کرنے کی کوشش غیر فطری ہے' جو نشاۃ ثانیہ کے موقع پر مغربی تہذیب نے مذہب کو انسان کا "پرائیویٹ معاملہ" قرار دینے کی صورت میں کی۔ انسان کی زندگی متفرق اکائیوں کا مجموعہ نہیں جن کو جب چاہا ملا دیا' جب چاہا الگ کر دیا بلکہ وہ خود ایک اکائی ہے اور اس اکائی کو "عبودیت" "اسلام" "دین" اور "طاعت" کے کسی لفظ سے ادا کیا جا سکتا ہے' اور یہی تفسیر ہے اس فرمانِ خداوندی کی : ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○﴾ (البقرہ : ۲۰۸)"۔

(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی کتاب "کاروان زندگی' حصہ پنجم" سے ایک اقتباس)

شمارہ : 6　　قیمت : 3 روپے

مسئلہ کشمیر کو تقسیم ہند کے نامکمل ایجنڈے کے طور پر حل کیا جائے

نیب کا نیا قانون عالمی عدالتی قوانین ہی نہیں اسلام کے نظامِ قضاء سے بھی متصادم ہے

قرآن کی تعلیم یہ ہے کسی کی محبت یا کسی کی دشمنی تمہیں ہرگز عدل و انصاف سے منحرف نہ کرنے پائے

ہندو اکثریتی علاقے لداخ اور جموں بھارت میں ضم کئے جائیں اور آزاد کشمیر کو وادی سمیت پاکستان کا حصہ بنایا جائے

منتخب ضلعی انتظامیہ کا آئیڈیا اگر روبہ عمل لے آیا جائے تو کرپشن سمیت ہمارے بہت سے مسائل کا ازالہ ہو سکتا ہے

ملا محمد ربانی کے حالیہ دورہ سے پاکستان' ایران اور افغانستان (PIA) پر مشتمل بلاک کی تشکیل کی راہ ہموار ہوئی ہے

مسجد دار السلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۴ فروری ۲۰۰۰ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(مرتب : فرقان دانش خان)

نیب کا نیا قانون :

سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۳۵ میں ارشاد ربانی ہے۔ "اے ایمان والو' پوری قوت سے عدل قائم کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ (اور) اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن کر رہو۔ اگرچہ (انصاف کی بات) اپنی ہی ذات کے خلاف پڑتی ہو یا والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے مقابلہ میں ہو۔ اگر (فریقین میں سے) کوئی شخص امیر ہو یا غریب (بہرصورت بات انصاف کی کہو) کیونکہ دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے۔ سو تم خواہش نفس کا اتباع مت کرنا۔ مبادا تم حق سے ہٹ جاؤ اور اگر تم کج بیانی کرو گے یا پہلو تہی کرو گے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے"۔

اسی مضمون کو سورۃ المائدہ کی آیات ۸ تا ۱۰ میں تصریف الکلمات (یعنی ذرا سے لفظی فرق) کے ساتھ یوں بیان فرمایا گیا۔ "اے ایمان والو' اللہ تعالیٰ کے لئے پوری طرح کھڑے ہو جاؤ اور انصاف کی گواہی دینے والے بن کر رہو۔ اور (دیکھنا) کسی قوم کی عداوت تمہیں عدل سے روک نہ دے۔ (پس ہر حال میں) عدل کرو' یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو' بے شک اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح مطلع ہے۔"

قرآن حکیم فرقان مجید کے ان دونوں مقامات سے ایک بات تو یہ سامنے آتی ہے کہ عدل وہ شے ہے جس پر ہر حالت میں قائم رہنا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ سامنے آئی کہ عدل سے انحراف کی بالعموم دو وجوہات ہو سکتی ہیں' یعنی محبت یا عداوت۔ کوئی شخص کسی کی محبت یا کسی کی دشمنی ہی میں عدل سے انحراف کر سکتا ہے۔ البتہ ایک تیسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کسی معاملہ میں ایک امیر اور ایک غریب فریق ہوں۔ منصف کو نظر آ رہا ہو کہ اس معاملے میں امیر حقدار ہے لیکن وہ غریب سے ہمدردی کرتے ہوئے اس کے حق میں فیصلہ دے دے کہ امیر کو کیا فرق پڑے گا۔ سورۃ النساء کی مذکورہ بالا آیت میں فرمایا گیا ہے کہ تم اس صورت میں بھی انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ تمہیں بہرصورت عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنا ہے۔ باقی جہاں تک کسی کی غربت یا ثروت کا تعلق ہے تو جان لو کہ امیر و غریب دونوں کا والی اور مددگار تم سے بڑھ کر اللہ ہے۔

ان آیات مبارکہ میں عدل و انصاف پر کاربند رہنے کی جو تاکید اور تلقین وارد ہوئی ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ میں اس حوالے سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ قومی احتساب بیورو (نیب) کا جاری ہونے والا حالیہ ترمیمی قانون انتہائی نامعقول اور عدل و انصاف کے تقاضوں کے صریحاً خلاف ہے۔ اس قانون میں کہا گیا ہے کہ ملزم اپنی بے گناہی خود ثابت کرے ورنہ وہ مجرم شمار ہو گا۔ چیئرمین نیب نے اس قانون کے حق میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ وائٹ کالر کرپشن میں ثبوت فراہم کرنا آسان نہیں ہوتا اور ثبوت کی تلاش سے احتساب کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔ گویا عوام کو خوش کرنے کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سزا دے کر حکومت کی مقبولیت بڑھائی جا سکے۔ لیکن حکومت کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ قانون عالمی عدالتی قوانین ہی نہیں اسلام کے نظام قضاء سے بھی متصادم ہے۔ ویسے بھی یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ عالمی عدالتی قوانین کی بنیاد اکثر و بیشتر انہی اصولوں پر قائم ہے جو حضرت محمد ﷺ نے عطا فرمائے تھے۔ چند احادیث پیش خدمت ہیں جن سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عالمی عدالتی قوانین کی تشکیل میں اسلامی اصولوں سے کس حد تک رہنمائی لی گئی ہے۔

حضرت علیؓ سے داؤد اور ترمذی کی روایت میں مذکور ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تک دونوں فریقین کا موقف واضح طور پر نہ سن لیا جائے فیصلہ نہ کیا جائے۔

اسی طرح ترمذی شریف کی ایک اور روایت میں آنحضور ﷺ کا یہ فرمان ملتا ہے کہ بار ثبوت مدعی پر ہے' مدعا علیہ پر نہیں۔ اور اگر ثبوت فراہم نہ ہو تو مدعا علیہ صرف قسم کھالے کہ اس کے خلاف دعویٰ جھوٹا ہے تو اس کی بات تسلیم کر لی جائے۔

ایک اور حدیث اُم المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا مسلمانو جتنا بھی تم سے ہو سکے لوگوں سے حدود اور تعزیرات کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ مطلب یہ ہے کہ شک کا فائدہ ملزم کو دینا چاہئے۔ یعنی یہ ذہنیت نہ ہو کہ ہر حال میں سزا ضرور دینی

ہے۔ گویا قرآن وسنت کی رو سے کسی ملزم کو جب تک جرم ثابت نہ ہو مجرم نہیں کہا جاسکتا۔

لہٰذا حکومت کے لئے مناسب طرز عمل یہ ہو گا کہ اس قانون کو فی الفور تبدیل کرے۔ ورنہ انصاف کے تقاضوں کو پامال کرنے کی پاداش میں حکومت کی دنیا میں ہی جگ ہنسائی نہیں ہوگی بلکہ اُسے اللہ کے ہاں بھی جواب دینا پڑے گا۔ اسی طرح ملکی قانون میں ملزم کو تفتیش کے لئے فرد جرم عائد کئے بغیر ۹۰ دن تک قید میں رکھنا بھی ہرگز قرین انصاف نہیں۔ اس مدت کو بھی کم کرکے ایک ماہ کیا جائے۔

اگرچہ یہ درست ہے کہ وائٹ کالر کرپشن پکڑنا آسان کام نہیں ہے لیکن اس کام کے لئے عدل وانصاف کے مسلمہ اصول توڑنے کی بجائے متعلقہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ حضرات اور کرپشن کا سراغ لگانے والے غیر ملکی ماہرین سے مدد لی جاسکتی ہے کیونکہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ حضرات کے علم میں ہوتا ہے کہ کوئی فرم یا ادارہ کن کن ذرائع سے قومی دولت لوٹنے یا چھپانے کے جرم کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

مسئلہ کشمیر :

حال ہی میں امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک تھنک ٹینک نے جس میں یہودیوں کی اکثریت شامل ہے' مسئلہ کشمیر کے حل کے ضمن میں ایک تجویز دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جموں اور لداخ کا علاقہ ہندوستان کو دے دیا جائے جبکہ آزاد کشمیر کو پاکستان کے پاس رہنے دیا جائے اور وادی کشمیر کو آزاد ریاست کا درجہ دے دیا جائے۔ ہمیں اس رائے سے محض اس لئے اختلاف نہیں کرنا چاہئے کہ یہ یہودیوں کے ذہن کی اختراع ہے۔ البتہ میری رائے میں اس تجویز کا آدھا حصہ قابل عمل ہے اور آدھا حصہ غلط ہے۔ اس فارمولے میں خامی یہ ہے کہ وادی کو اگر امریکہ یا یو این او کے رحم وکرم پر آزادی دے دی گئی تو اندیشہ ہے کہ ہارٹ آف ایشیا میں ایک نیا اسرائیل قائم ہو جائے گا۔

اگرچہ اس سے پہلے امریکہ کی سکیم یہ تھی کہ پاکستان' ہندوستان اور چین سے کشمیر کے سارے علاقے واپس لے کر یہاں ایک آزاد ریاست کی صورت میں امریکی اڈہ قائم کیا جائے۔ لیکن اللہ کا کرم ہوا اور بعض اطلاعات کے مطابق آئی ایس آئی نے امریکہ کی یہ سکیم ناکام بنادی ہے۔

موجودہ صورت حال میں اس کا درست حل یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر کو تقسیم ہند کے نامکمل ایجنڈے کے طور پر حل کرتے ہوئے بھارت سے ملحقہ ہندو اکثریتی علاقوں یعنی جموں اور لداخ کو بھارت میں ضم کر دیا جائے اور اسی فارمولے کے تحت موجودہ آزاد کشمیر کو وادی سمیت پاکستان کا حصہ قرار دے دیا جائے۔

تاہم مناسب ہو گا کہ اس سارے عمل میں یو این او یا امریکہ کی ثالثی قبول نہ کی جائے بلکہ بھارت اور پاکستان دونوں باہمی مفاہمت سے یا پھر چین اور ایران کو ثالث مان کر اس مسئلے کو حل کریں تاکہ کوئی بیرونی طاقت اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر کشمیر میں قدم نہ جمانے پائے۔

دراصل بھارت کی کسی بھی حکومت کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ کشمیر کے بارے میں اپنی عوام کے جذبات کے برعکس کوئی فیصلہ کرسکے لہٰذا یہ معاملہ تبھی حل ہو سکتا ہے جب بھارت اور پاکستان میں موجودہ تناؤ ختم ہو اور افہام وتفہیم کی فضا پیدا ہو۔ ویسے بھی بھارت نے گزشتہ دس سال کے عرصہ میں پانچ لاکھ سے زیادہ فوج کشمیر میں رکھ کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنے وسائل وذرائع میں رہتے ہوئے اس مسئلے سے لمبے عرصے تک نبرد آزما رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جبکہ ہماری اقتصادی بدحالی کی ایک اہم وجہ مسئلہ کشمیر بھی ہے جس کے باعث ہم بھارت کے ساتھ کم وبیش ہر وقت ایک سرد جنگ کی کیفیت میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ مسئلہ جتنی جلدی حل ہو سکے اتنا ہی بہتر ہو گا۔

چنانچہ اس مسئلے کے حل کی ایک کم تر صورت یہ بھی ہو سکتی ہے جسے بھارتی عوام اور حکومت افہام وتفہیم کے بعد قبول کرنے پر تیار ہو سکتے ہیں۔ یعنی جموں اور لداخ بھارت میں ضم ہو جائیں اور موجودہ آزاد کشمیر مستقلاً پاکستان کا حصہ بن جائے اور صرف وادی کی حد تک استصواب کرالیا جائے کہ وہ بھارت کے ساتھ ضم ہونا چاہتے ہیں یا پاکستان کے ساتھ۔ اور اگر وادی کے لوگ تھرڈ آپشن کے حق میں فیصلہ دیں تو صرف وادی کو اس شرط پر آزاد ریاست کا درجہ دے دیا جائے کہ اس علاقے کو کسی بیرونی طاقت کا اڈہ نہیں بننے دیا جائے گا۔

منتخب ضلعی انتظامیہ :

چیف ایگزیکٹو نے اپنے ایک حالیہ انٹرویو میں منتخب ضلعی انتظامیہ کی جو سکیم پیش کی ہے وہ انتہائی مبارک ہے۔ میں نے ۱۹۹۱ء میں تحریک خلافت کے قیام کے وقت بھی حکومت کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی کہ ملک میں صدارتی نظام رائج کیا جائے' چھوٹے صوبے بنائے جائیں اور امریکی طرز پر کاؤنٹی لیول (یعنی ضلع کی سطح پر) اختیارات کی تقسیم کا نظام رائج کیا جائے جس میں اس علاقے کا میئر اور پولیس کا انسپکٹر جنرل اسی علاقے کے لوگوں میں سے منتخب ہو۔ اب جبکہ پرویز مشرف صاحب نے خود ہی اس سمیت پیش رفت کا خیال ظاہر کیا ہے تو یہ انتہائی خوش آئند بات ہے کیونکہ اگر یہ سکیم نافذ ہو گئی تو کرپشن سمیت ہمارے بہت سے مسائل کا ازالہ ہو سکتا ہے اور ان شاء اللہ اس کے بہت مثبت اثرات ظاہر ہوں گے۔

ملا ربانی کا دورۂ پاکستان :

افغانستان کی وزراء کونسل کے سربراہ ملا محمد ربانی کے حالیہ دورۂ پاکستان سے دونوں حکومتوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملا ہے۔ پاکستانی حکومت نے ملا ربانی کو بہت اچھا پروٹوکول دیا ہے۔ اور یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ اسامہ کے معاملے پر ملا ربانی صاحب کا یہ کہنا کہ اسامہ ہمارا مسئلہ ہے ان کی صاف گوئی پر دلالت کرتا ہے اور اس طرح انہوں نے گویا اسامہ کے معاملے میں امریکی دباؤ کے آگے گھٹنے ٹیکنے سے دوٹوک انداز میں انکار کر کے ہمت وجرأت کا ثبوت دیا ہے۔ نیز انہوں نے اپنے ایک بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ اب ایران سے ہمارے معاملات درست ہو رہے ہیں گویا ان کے اس دورے سے پاکستان' ایران اور افغانستان (PIA) پر مشتمل اس بلاک کی تشکیل کی راہ ہموار ہوئی ہے جسے میں نیو ورلڈ آرڈر کے مقابلے میں "آخری چٹان" قرار دیتا رہا ہوں۔ الحمد للہ کہ اس جانب پیش رفت کا امکان پیدا ہوا ہے۔

جمعیت علمائے اسلام (قادری گروپ) کا موقف :

جمعیت علمائے اسلام اجمل قادری گروپ کی طرف سے سی ٹی بی ٹی کے خلاف مظاہرے کی خبر انتہائی خوش کن ہے۔ دراصل چند روز قبل ایک پریس کانفرنس کے دوران اجمل قادری گروپ کے سابقہ موقف کے حوالے سے سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر ایک سوال کے جواب میں مجھ سے منسوب جو بات ایک مقامی اخبار میں شائع ہو گئی تھی وہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ مجھے نہیں کہنی چاہئے تھی۔ سی ٹی بی ٹی پر ان کا موجودہ طرز عمل تمام دینی جماعتوں اور علماء کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ OO

روزنامہ خبریں کے حوالے سے شائع شدہ ناظمہ علیا کے انٹرویو کے بارے میں ایک وضاحت

محترمہ بیگم ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک انٹرویو روزنامہ خبریں ۲۵ جنوری میں شائع ہوا تھا۔ اس انٹرویو کو دو ہفتے قبل ندائے خلافت کے شمارہ نمبر ۴ میں گوشہ خواتین کے عنوان سے من وعن شائع کر دیا گیا تھا۔ اس انٹرویو میں کتابت کی غلطی سے محترمہ ناظمہ علیا سے منسوب ایک بات یہ شائع ہو گئی ہے کہ قرآن کریم میں حکم ہے کہ نکاح مسجد میں کیا جائے۔ حالانکہ یہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے جو ایک حدیث میں مذکور ہے۔ ہم معذرت خواہ ہیں کہ اخباری غلطی کو اصلاح کئے بغیر ندائے خلافت میں شائع کر دیا گیا۔ قارئین درستگی فرمالیں۔

تجزیہ نگار کے نقطہ نظر سے ادارہ کا کامل اتفاق ضروری نہیں

ظلم بھی رہے اور امن بھی ہو

مرزا ایوب بیگ کا تجزیہ

امریکی آئین کے مطابق ہر لیپ سال کے ماہ نومبر کے دوسرے منگل کو امریکہ میں صدارتی انتخابات ہوتے ہیں اور کوئی شخص عہدہ صدارت پر دو ٹرم یعنی آٹھ سال سے زائد براجمان نہیں رہ سکتا۔ (امریکی تاریخ میں دو صدور ایسے ہوئے ہیں جنہیں تیسری مرتبہ منتخب کرنے کے لئے آئین میں وقتی طور پر ترمیم کی گئی جن میں سے ایک صدر روز ویلٹ تھے) لہٰذا صدر کلنٹن کے پاس اپنے عالمی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے بمشکل نو ماہ بچتے ہیں۔

صدر کلنٹن کے انداز اور طرزِ حکومت سے ایک بات واضح ہوتی ہے کہ ان کی شدید خواہش ہے کہ تاریخ میں ان کا نام ایسی شخصیت کی حیثیت سے رقم ہو جائے جس نے دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف اقوام اور ممالک کے مابین تنازعات کو مذاکرات کے ذریعے طے کروا کر عالمی امن کے قیام کے لئے راہ ہموار کی۔ وہ امن کے دیوتا کا روپ دھارنا چاہتے ہیں لہٰذا ان کے دور میں ایٹمی عدم پھیلاؤ کے حوالے سے C.T.B.T پر دستخطوں کے لئے زبردست مہم چلائی گئی جس کے مقدمہ (Pre amble) میں یہ الفاظ درج ہیں کہ اس دستاویز کا اصل مقصد اور آخری ہدف یہ ہے کہ دنیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کر دیا جائے۔ یہ اہداف انسانیت کی بقا کے حوالے سے انتہائی اعلیٰ و ارفع ہیں۔ ان اہداف کو نہ صرف حاصل کرنے والا بلکہ ان کی طرف بڑھنے کے لئے کسی نوعیت کی کوشش اور جدوجہد کرنے والا بھی تاریخ انسانی میں زندہ جاوید ہو جائے گا اور مستقبل کی انسانی نسل اسے امن کے پیغامبر کی حیثیت سے یاد کرے گی۔ لیکن اس عظیم کارنامے کو سرانجام دینے کے لئے نیک نیت ہونے اور انصاف کو بنیاد بنانے کی ضرورت ہے۔ اور اپنی سوچ کو ملکی اور قومی سطح سے بلند کرنے اور بین الاقوامی سطح پر اصول وضع کرنے اور ان پر بلاامتیاز سختی سے عمل کرنے کی بھی شدت سے ضرورت ہے۔

کلنٹن کے دور حکومت پر سرسری نگاہ ڈالیں تو حالات اور واقعات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ عالمی سطح پر قیام امن کا مقصد انصاف اور اصول کی بنیاد پر نہیں بلکہ ڈنڈے کے زور پر حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے اوسلو معاہدہ اگرچہ کلنٹن صاحب کے صدر ہونے سے پہلے ہوا تھا' ضرورت اس بات کی تھی کہ اس معاہدے کی خامیاں دور کر کے کسی ایک فریق سے ہونے والی زیادتی کا تدارک کیا جاتا اس کی بجائے معاہدے کی رو سے جو کچھ فلسطینیوں کو ملنا چاہئے تھا اس سے بھی انہیں محروم کرنے کی کوشش کی گئی۔ معاہدے کی بعض شقوں سے انحراف کرنے پر اسرائیل کے خلاف سخت رویہ اختیار کرنے کی بجائے اس کی پیٹھ ٹھونکی گئی اور فلسطینیوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اسرائیل کی ہٹ دھرمی کو قبول کرتے ہوئے اپنے جائز حق سے بھی دستبردار ہو جائیں۔ عراق نے کلنٹن کا آٹھ سالہ دور حکومت تلاشیاں دیتے اور نئی سے نئی پابندیاں سہتے گزارا۔ ایٹمی مواد کی تیاری روکنے اور بارود کے طور پر استعمال ہونے والے کیمیکل کی تلاش کے بہانے عراق کی آزادی اور خود مختاری کو بری طرح روندا گیا۔ ان کے مریضوں کو موت سے بچانے والی انتہائی ہنگامی نوعیت کی دوائیوں سے بھی محروم کر دیا گیا۔ لاکھوں عراقی بچے دودھ کی کمی کا شکار ہوئے۔ دوسری طرف اپنے ایٹمی تجربات کا ڈیٹا اسرائیل سے share کیا گیا جس سے وہ عالمی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایک سو ایٹم بم بنانے میں کامیاب ہوا۔

کلنٹن دور میں انڈونیشیا میں حالات کو خراب کر کے مشرقی تیمور کی علیحدگی کا راستہ ہموار کیا گیا۔ سیکولر نظام کے علمبرداروں نے یہ کام خالصتاً مذہب کی بنیاد پر کیا۔ مشرقی تیمور میں چونکہ عیسائیوں کی اکثریت تھی لہٰذا تمام عالمی اداروں نے بڑی چستی اور تیزی کا مظاہرہ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک کا ایک حصہ کاٹ کر عیسائی ریاست بنا دی گئی۔ ملائشیا جو شاید اسلامی دنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور مضبوط معیشت کا حامل ملک ہے' تجارت اور صنعت و حرفت میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے' نظم و نسق اور صفائی ستھرائی کے حوالے سے بھی وہ مسلمان ممالک میں سرفہرست ہے' کلنٹن کے دور صدارت میں اس ترقی یافتہ اسلامی ملک کو سیاسی اور اقتصادی طور پر غیر مستحکم کرنے کی زبردست کوشش کی گئی جو اللہ کے فضل و کرم اور وہاں کی سیاسی قیادت کی بالغ نظری کی وجہ سے ناکام ہو گئی۔

عالمی امن کے قیام کے لئے اپنے لئے تاریخ میں مقام بنانے کے خواہاں کلنٹن نے اسامہ بن لادن کو افغانستان سے گرفتار کرنے کے لئے افغانستان پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ اس حملے میں پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی گئی جبکہ خود امریکی تحقیقی ایجنسیاں یہ اعتراف کر چکی ہیں کہ وہ اسامہ بن لادن کے خلاف دہشت گردی کے ثبوت حاصل نہیں کر سکے۔ افغانستان میں طالبان ۹۵ فیصد رقبہ پر قابض ہیں۔ وہ امن و امان قائم کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ مختلف مواقع پر جن میں بھارتی طیارے کے اغوا کے معاملہ کو پر حکمت طریقے سے ڈیل کرنا بھی شامل ہے' وہ خود کو ذمہ دار' اہل اور بالغ النظر بھی ثابت کر چکے ہیں لیکن کلنٹن انتظامیہ نے طالبان کی حکومت کو تسلیم کرنے سے صرف اس لئے انکار کر دیا ہے کہ وہ بنیاد پرست مسلمان ہیں۔

مشرقی تیمور کو دنوں میں آزادی مل گئی۔ وہاں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی فوجیں آنکھ جھپکتے پہنچ گئیں۔ انہیں کلنٹن حکومت کی مکمل آشیر باد حاصل تھی لیکن کشمیر کی تحریک آزادی' وہاں ستر ہزار کشمیریوں کا بہنے والا خون اور بھارت کی ریاستی دہشت گردی نے کشمیریوں کے لئے ہمدردی پیدا کرنے کی بجائے یا انسانی مسئلے کے حوالے سے ان کے مصائب کو دور کرنے کی کوشش کرنے کے بجائے کلنٹن صاحب کے اپنے منہ میں پانی آ گیا ہے اور وہ عالمی سطح پر امریکی تھانیداری کو مستحکم کرنے کے لئے کشمیر کے مسئلے کا ایسا حل چاہتے ہیں جس سے کشمیر کی سرزمین پر امریکی اپنے پنجے گاڑنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تاکہ وہ اس علاقے میں اپنے اڈے قائم کر کے جنوبی ایشیا پر مکمل نگاہ رکھ سکے اور یہاں کے معاملات اس کے مفادات کے تابع ہو کر چلائے جائیں۔ کلنٹن کا جنوبی ایشیا کا دورہ ایک عرصہ سے انہی مقاصد کی تکمیل کے حوالے سے ملتوی ہو رہا تھا۔ امریکی انتظامیہ اس سمت بڑی تیزی لیکن احتیاط سے بڑھ رہی تھی۔ پاکستان میں نواز شریف اپنی نااہلی اور ناسمجھی یا اقتدار کے لالچ میں ان کا آلہ کار (Tool) بن چکا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ چین نواز شریف سے بیزار تھا لیکن وہ آرمی جسے امریکہ اپنے نکتہ نظر سے روگ آرمی (Rouge Army) کہتا تھا راستے کی دیوار بن گئی۔ لہٰذا پاکستان میں نواز شریف کو ہٹا کر فوج نے اقتدار حاصل کر لیا۔

فوج نے اقتدار کیوں اور کیسے سنبھالا اس کے دونوں امکانات ہو سکتے ہیں۔ اولاً یہ بھی کہ امریکہ نے سمجھا ہو کہ اگر نواز شریف بے اختیار ہے تو ہمارے لئے بے کار ہے' کیوں نہ بااختیار فوج کو اقتدار دلا کر اس سے معاملہ کیا جائے۔ پاکستانی فوج اگر آج ہمارے مطابق نہیں چلتی تو کل کو اقتصادی مجبوریوں کی وجہ سے یا کسی عوامی تحریک سے جب فوجیوں کا اقتدار خطرے میں پڑ جائے گا تو ہماری (یعنی امریکہ کی) ڈکٹیشن انہیں قبول کرنا پڑے گی اور یہ امر واقعہ

ہے کہ پاکستان میں فوج اگر کوئی کام کرنا چاہے تو کوئی دوسری طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ دوسرا امکان جو زیادہ قوی ہے وہ یہ کہ فوج نے امریکہ کی مرضی کے خلاف نواز شریف سے اقتدار چھینا اور پھر وہ علاقے میں امریکی عزائم کے راستے میں حائل ہو گئی۔ بہرحال یہ بات تو جملہ معترضہ کے طور پر آ گئی' اصل بات یہ ہے کہ کیا پاکستان کو خارج کر کے کلنٹن کا جنوبی ایشیا کا دورہ اپنے مقاصد حاصل کر سکتا ہے۔ کلنٹن پاکستان کا دورہ جن وجوہات کی بنا پر نہیں کر رہے اس میں بھی دوغلہ پن نمایاں ہے۔ بتایا یہ گیا ہے کہ پاکستان میں چونکہ جمہوری حکومت نہیں ہے لہٰذا امریکی صدر غیر جمہوری ملک کا دورہ نہیں کر سکتے۔ سوال یہ ہے کہ کیا سعودی عرب اور اردن جمہوری ممالک ہیں جن سے امریکہ کے تعلقات کی قربت تمام حدود سے تجاوز کر چکی ہے۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ بل کلنٹن پاکستان کا دورہ بھی کرنا چاہتے ہیں اور یقیناً کریں گے' لیکن وہ ایسا انداز اختیار کرنا چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں پاکستان ان کی منت سماجت کرے۔ وہ جانتے ہیں کہ امریکی حکمرانوں سے ملنا پاکستانی حکمران کتنی بڑی سعادت سمجھتے ہیں لہٰذا وہ اس موقع کو غنیمت جان کر پاکستان سے اپنے بعض مطالبات منوانا چاہتے ہیں۔ پاکستان اگر اپنے موقف پر ڈٹا رہا تو بھی کلنٹن پاکستان کا دورہ کریں گے' کیونکہ یہ دورہ پاکستان کے مفاد میں کم اور امریکہ کے مفاد میں زیادہ ہو گا۔

بہرحال اس ساری گفتگو کا حاصل یہ تھا کہ کلنٹن صاحب تاریخ میں اپنی جو حیثیت رقم کروانا چاہتے ہیں اس کے لئے بعض شرائط ہیں' جن میں سے وہ ایک شرط بھی پوری نہیں کر رہے۔ جس کا مستقبل میں یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ عالمی امن قائم ہونے کی بجائے دنیا کسی بہت بڑے المیہ سے دوچار ہو جائے' اس لئے کہ آج کی جنگ بہت تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے اور کلنٹن صاحب! یہ ممکن نہیں ہے کہ ظلم بھی رہے اور امن بھی ہو۔

بقیہ : توبہ کا بیان

سے نہیں' اسی طرح گرمی' سردی سے جائے گی سفیدی سے نہیں۔ اگر حقوق العباد میں غفلت ہوئی ہے تو اس کا تدارک صوم و صلوٰۃ نہیں۔ اسی طرح ترک سنت کا کفارہ سنت پر عمل کر کے پورا کیا جائے گا۔ اسی طرح اگر اللہ کے حقوق میں غفلت ہوئی' یعنی شرکیہ نظام میں اب تک خوشی خوشی زندگی گزارتے رہے ہو تو اس نظام کے خلاف جدوجہد ہی اس گناہ کا کفارہ بنے گی۔

گناہوں کی اقسام

پہلی تقسیم :

(i) حقوق اللہ کی بابت

(ii) حقوق العباد کی بابت

دوسری تقسیم : (i) کبیرہ (ii) صغیرہ

یہاں یہ جان لینا چاہئے کہ ہر وہ گناہ کبیرہ ہوتا ہے جو معرفت الٰہی میں رکاوٹ بن جائے۔ اور جہالت سے بڑھ کر کوئی گناہ کبیرہ نہیں' کیونکہ اس جہالت سے وہ عمل صادر ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے بندے کے درمیان حجاب بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : ﴿ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئٰتِكُمْ ﴾ (اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے معمولی گناہ تم سے دور کر دیں گے) یاد رہے کہ یہ خوشخبری اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ باوجود قدرت کے اس گناہ سے اجتناب کرے۔

دوسری بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ صغیرہ گناہ بھی اصرار کرنے سے یعنی بار بار کرنے سے کبیرہ بن جاتے ہیں۔ اسی لئے کہا گیا کہ اصرار کے ساتھ کوئی گناہ صغیرہ نہیں رہتا اور استغفار کے ساتھ کوئی گناہ کبیرہ نہیں رہتا۔

خبرنامہ اسلامی امارت افغانستان

ضربِ مؤمن' ۴ تا ۱۰ فروری ۲۰۰۰ء

اجازت دی تو لوگ ہر قسم کی ٹی وی نشریات دیکھیں گے ○ مولوی وکیل احمد متوکل

اگر ٹیلی ویژن نشریات شروع کرنے کی اجازت دی جائے تو لوگ دیگر ممالک کی ٹی وی نشریات کو بھی بآسانی دیکھ سکیں گے جس سے اخلاق باختگی کا سخت خطرہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار وزیر خارجہ مولوی وکیل احمد متوکل نے بی بی سی پشتو سروس کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں ڈش انٹینا سمیت ٹی وی کی اجازت نہیں ہے لوگ ٹی وی کی نشریات دیکھ سکتے ہیں نہ ہی ٹی وی کی خرید و فروخت' استعمال اور مرمت کی جا سکتی ہے۔ سی این این کو دفتر کھولنے اور اجازت دینے کے بارے میں ایک سول کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بعض مواقع پر یہ بہتر ہوتا ہے کہ دنیا کو اصل صورتحال سے آگاہ کیا جائے جس طرح ہندوستانی طیارے کے اغواء کے موقع پر بین الاقوامی برادری کو ٹی وی کے ذریعہ اصل صورتحال سے آگاہ رکھا گیا۔

امریکہ نے مسعود کو جدید اسلحہ سے لیس ۳۵ جیپیں دی ہیں

حالیہ موسم سرما میں فرغار جیل سے رہا ہونے والے مجاہدین نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ نے ۳۵ جدید جیپیں مسعود کو دی ہیں جو خود کار اور جدید قسم کے مہلک ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ عینی شاہدین کے مطابق مسعود کو حال ہی میں جدید انتظام سے آراستہ متعدد ٹینک بھی روس کی طرف سے دیئے گئے۔ اس امداد سے عالمی کفریہ طاقتوں کا مقصد مسعود کو طالبان کے مقابلے میں مزید قوت بہم پہنچانا اور فوجی نقطہ نگاہ سے مضبوط بنانا ہے۔

اسلامی تعلیم کے ذریعہ بے دینی ختم کرنا چاہتے ہیں ○ مولوی غیاث الدین

وزیر تعلیم مولوی غیاث الدین آغا نے اپنے دورۂ ہرات کے موقع پر کہا کہ میرے دورے کا مقصد ملک میں اسلامی تعلیم سے بدامنی' وحشت اور ظلم و جبر کو ختم کرنے کے بارے میں مختلف تجاویز پر عمل درآمد کروانا ہے اور آپس میں محبت بھائی چارہ اور حضور اکرم ﷺ کے مبارک طریقوں کو رائج کرنا ہے اس سلسلے میں امیر المومنین کی ہدایات پر جنوبی افغانستان کے تعلیمی اداروں کا قریب سے جائزہ لوں۔

افغان تاجر ایک ہزار کارخانے افغانستان منتقل کرنے پر آمادہ ہو گئے

صوبہ ہرات کے وزیر معدن و صنائع کے وزیر مولوی محمد الرحمٰن نے کہا ہے کہ صوبہ ہرات میں مختلف اقسام کے پتھروں کے معدنی خزانے موجود ہیں جن میں سنگ مرمر اور نمک وغیرہ شامل ہیں اور یہ ۱۰۰ مربع کلو میٹر کے رقبے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبان حکومت کے قیام کے بعد ہرات میں معدنیات سے تعلق رکھنے والے مختلف کارخانے فعال ہو چکے ہیں جبکہ چند روز میں نمک کا کارخانہ بھی فعال کر دیا جائے گا اور عوام کو بہترین نمک کی فراہمی بہت جلد ممکن ہو جائے گی۔ علاوہ ازیں دوسرے قیمتی پتھروں کی تراش و خراش کے کارخانے بھی فعال ہو رہے ہیں۔ وزیر معدنیات نے کہا کہ ہرات میں تیل کے ذخائر بھی موجود ہیں اور ہم ان ذخائر پر کام کرنے کے لئے بیرون ممالک مختلف کمپنیوں سے بات چیت کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ بہت جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں ایک کپڑے کا کارخانہ بھی کام کر رہا ہے جو معقول منافع دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ہرات سے تعلق رکھنے والے مختلف تاجروں کا اجلاس بلایا تھا جن کے ۴۰۰ کارخانے ایران میں جبکہ ۶۰۰ کے قریب کارخانے پاکستان میں ہیں۔ ان تاجروں نے اپنے کارخانے افغانستان منتقل کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔

سی ٹی بی ٹی —— واشنگٹن کی "نہ" اسلام آباد کی "ہاں"

امپیکٹ انٹرنیشنل لندن (جنوری 2000ء) میں شائع شدہ ایک چشم کشا مضمون!

سی ٹی بی ٹی کے بارے میں امریکی سینٹ کی بے اعتنائی اور ہماری وزارت خارجہ کی پھرتیاں

پاکستان کے عوام نے ۱۲/اکتوبر ۱۹۹۹ء کا غیر آئینی اقدام اس لئے قبول کیا تھا کہ برطرف حکومت جوہری صلاحیت اور کشمیری عوام کے استصواب رائے کے حق پر جو سودے بازی کر رہی تھی، مسلح افواج سے اس کی توقع نہیں تھی، لیکن فوجی حکومت کے بارے میں اگر یہ اطلاع درست ہے کہ وہ بھی سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کیلئے تیار ہو گئی ہے یا اس کیلئے راہ ہموار کر رہی ہے تو یہ مذکورہ بالا آئین کی خلاف ورزی سے بھی بڑھ کر غیر آئینی اقدام ہو گا۔

سی ٹی بی ٹی کا واضح مقصد خود ساختہ ۵ رکنی جوہری کلب کے رکن ممالک کے سوا کسی بھی دوسرے ملک کو جوہری صلاحیت سے محروم رکھنا ہے۔ اس کی دستاویز کے دیباچہ میں ہی ایٹمی دھماکے بند کرانے کو جوہری ہتھیاروں کے خاتمہ کی جانب ایک اہم قدم کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے۔ یعنی

stopping all nuclear explosions 'constitutes a meaningful step in the realisation of systematic process to achieve nuclear disarmament'

چنانچہ پاکستان کے وزیر خارجہ کا یہ بیان کہ معاہدہ کے تحت صرف ایٹمی تجربات پر پابندی ہو گی اور اس سے ہمارے جوہری پروگرام پر منفی اثر نہیں پڑے گا حقائق سے چشم پوشی کے مترادف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معاہدے پر دستخطوں کے بعد ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کے علاوہ بین الاقوامی معائنہ ٹیموں کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ معاہدہ میں شامل ممالک کو ان کی فنی اور مالی حیثیت سے قطع نظر جانچ پڑتال (verification) کا مساوی حق حاصل ہو گا اور یہ تمام ممالک اس قسم کی جانچ پڑتال کو ماننے پر مجبور ہوں گے۔ مثال کے طور پر ہیٹی یا کریباٹی جیسا چھوٹا اور غیر متعلق ملک کسی ملک کی جانچ پڑتال کے لئے درخواست کر سکتا ہے جس پر اس ملک کو اپنی ہر شے معائنہ کے لئے پیش کرنا ہو گی اور عراق کی مثال سامنے رکھتے ہوئے یہ کہنا غلط نہیں کہ یہ سلسلہ کبھی ختم ہونے میں نہیں آئے گا۔

سی ٹی بی ٹی کا مسودہ محض چند ہزار الفاظ کا مجموعہ نہیں، اس کے ایک ایک لفظ کا بڑی ہوشیاری اور باریک بینی سے انتخاب کیا گیا ہے۔ بہ ظاہر بہت ہی بے ضرر مگر حقیقت کے اعتبار سے یہ ایک نہایت پر فریب جال ہے جس سے باہر نکلنا آسان نہیں، خاص کر جس ملک کو زبردستی اس معاہدے میں دھکیلا جا رہا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی مرضی سے جب چاہے اس سے نکل آئے۔ سی ٹی بی ٹی کا آلہ خاص طور سے امریکہ کی مکمل اور مستقل سماجی، ثقافتی، معاشی، سیاسی اور عسکری بالادستی کے لئے وضع کیا گیا ہے اور یہ ایسی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ واشنگٹن میں وائٹ ہاؤس اور کیپٹل ہل کے درمیان ہونے والی بحث ابھی کل کی بات ہے جس میں سینٹ سے سی ٹی بی ٹی کی توثیق کرانے میں امریکی صدر کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ دھاندلی نہیں کہ کلنٹن انتظامیہ اپنی سینٹ سے جس معاہدے کی توثیق کرانے میں ناکام رہی ہے اس پر دستخطوں کے لئے پاکستان کو مجبور کر رہی ہے؟

صدر کلنٹن ایٹمی خطرات کی جو بات کرتے ہیں ان سے مراد صرف امریکہ کو لاحق خطرات ہیں، باقی دنیا سے انہیں کوئی غرض نہیں کیونکہ انہوں نے صاف کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ، خلیج، ایشیاء یا جہاں بھی ہمارے فوجی دستے تعینات ہیں وہاں جوہری ہتھیاروں کو پھیلنے سے روکنا ہے، یعنی امریکہ کو اپنے اوپر کسی ایٹمی حملے کا خطرہ نہیں ہے، دنیا کے کمزور ممالک کو ڈرانے دھمکانے اور ان پر چڑھ دوڑنے سے باز رکھے جانے کا خطرہ ہے۔

سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں ہتھیاروں پر کنٹرول اور بین الاقوامی سلامتی کے سینئر مشیر، جان ہالم نے کھل کر ایٹمی تجربات پر پابندی کا مقصد صرف امریکی سلامتی قرار دیا ہے۔ ان کے مطابق تجربات پر پابندی اور ہتھیاروں پر کنٹرول سے امریکی سلامتی (من مانی) کو مزید تقویت فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سلسلہ بہت نازک اور باہم مربوط حکمت عملیوں پر مشتمل ہے تاکہ ہماری سلامتی کو اگر کہیں کوئی خطرہ لاحق ہو تو اس کا مقابلہ اور تدارک گولی چلائے بغیر کیا جائے۔

to confront and dispense with threats to our security without a single shot being fired

انہوں نے کہا کہ ہمیں تجربے کرنے یا افزائش گاہیں قائم کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی اس لئے ہم ایک بالکل نئی استعداد حاصل کرنے پر کام کر رہے ہیں۔ سی ٹی بی ٹی کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں جب بھی یہ محسوس ہو کہ کسی جگہ پر غیر قانونی تجربہ کیا گیا ہے تو ہمیں وہاں جا کر دیکھنے کا اختیار حاصل ہو تاکہ اس ملک کو ایٹمی استعداد بڑھانے سے روک دیا جائے۔ ہالم نے کہا، بات یہ ہے کہ ہم اپنی سلامتی میں اس حد تک اضافہ چاہتے ہیں کہ دنیا کے تمام ممالک کی جوہری نبض پر ہمارا ہاتھ ہو۔ انہوں نے ایک سابق سیکرٹری دفاع بل پیری کی بات دہراتے ہوئے کہا کہ ہماری اس حکمت عملی کا تصور "دفاع کے دیگر ذرائع" اختیار کرنا ہے، یعنی ہر حال میں غلبہ حاصل کرنا ہے۔

'Defence by other means', he quoted a former defence secretary Bill Perry to explain the US strategic concept 'Domination by all means', he actually meant.

ہاؤس اور ہل کے درمیان ہونے والی یہ بحث و تمحیص کسی ضابطۂ اخلاق یا امن پسندی کے لئے نہیں تھی کہ دنیا کو ایٹمی تباہ کاریوں سے نجات دلائی جائے۔ بلکہ تمام تر توجہ عالمی غلبے اور دنیا کے کسی بھی خطے، خصوصاً مشرق وسطیٰ، خلیج، ایشیاء اور دیگر جگہوں پر امریکہ فوجی دستوں کے خلاف خیالی جوہری خطرے سے نپٹنے پر مرکوز تھی جس پر دونوں فریق متفق تھے۔ سینٹ کو حکومت سے صرف اس بات پر اختلاف تھا کہ ان مقاصد کے حصول کو اس معاہدہ کے ذریعے کس حد تک یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

اسلام آباد میں پاکستان کے وزیر خارجہ نے بڑے آرام سے کہہ دیا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط ایک ٹیکنیکل معاملہ ہے جس کا کوئی سیاسی پہلو نہیں، حالانکہ واشنگٹن میں سینیٹر بائرڈ (Byrd) ۷ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو کہہ چکے ہیں کہ اس معاہدہ کو عام معاہدوں پر محمول نہیں کرنا چاہئے۔ کسی قانون کو سال بعد بھی منسوخ کیا جا سکتا ہے مگر کسی معاہدہ کو نہیں۔

'...consideration of a treaty is not busincess as usual ... A law can be repealed a year later but not a treaty...

انہوں نے کہا ہمیں سائنس دانوں اور دوسرے لوگوں کی بات سننی ہو گی تاکہ معلوم ہو کہ یہ معاہدہ ہماری سلامتی پر کس طور سے اثر انداز ہو گا۔ انتظامیہ نے ہر طرح سے سینٹ کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ اس نے ۵ بلین ڈالر سالانہ کے خرچ سے سٹاک پائیل سٹیورڈ شپ (Stockpile Stewardship) (ذخائر کی نگہداشت کا) پروگرام ترتیب دیا ہے جس کا مقصد نیوکلیئر ٹیسٹنگ کے بغیر سائنسی طریقے سے موجودہ ایٹمی ہتھیاروں کو

محفوظ اور قابل اعتماد حالت میں رکھنا ہے۔ مگر سینٹ کی اکثریت نے اسے قبول نہ کیا اور سابق ڈیفنس سیکرٹری فرینک کارلوسی، ڈک چینی اور کاسپروین برگر کے اس خیال کو فوقیت دی کہ CTBT کے تحت موجودہ ایٹمی ہتھیار ٹیسٹنگ کے بغیر کچھ عرصہ بعد قابل اعتماد نہیں رہیں گے۔

امریکہ کے تین بڑے سلامتی کے ماہر —— سابق سیکرٹری آف سٹیٹ، ہنری کسنجر، سابق نیشنل سیکورٹی ایڈوائزر برنٹ سکوکرافٹ اور سابق ڈائریکٹر سی۔ آئی۔ اے جان ڈیوش نے تحریری یادداشت پیش کی جس میں انہوں نے سینٹ کو مشورہ دیا کہ سی ٹی بی ٹی کی توثیق میں تاخیر سے کام لینا بہتر ہو گا۔ ان کا یہ مشورہ ٹیکنیکل اور سٹریٹیجک دونوں لحاظ سے تھا۔

انہوں نے کہا پہلی بات یہ ہے کہ یقینی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ جوہری تجربات کے بغیر ہم بالآخر اپنے جوہری ہتھیاروں کے ذخائر درست حالت میں رکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ سٹاک پائیل سٹیورڈشپ پروگرام کے تحت کمپیوٹر ماڈلنگ کے ذریعے جوہری ہتھیاروں کی ساخت اور بناوٹ وغیرہ کے علم کے لئے تجربات کی ہم تائید کرتے ہیں لیکن اسے بہرحال ٹیسٹنگ کا موزوں متبادل قرار نہیں دیا جا سکتا۔

دوسری بات انہوں نے یہ کہی کہ یہ معاہدہ آئندہ بہت جلد نافذ العمل ہونے والا نہیں۔ خواہ امریکہ کی ۱۰۶ ویں کانگرس کے دوران اس کی توثیق ہو یا نہ ہو۔ لہٰذا اس وقت سینٹ کی فوری توثیق کا کوئی فائدہ نہیں۔

تیسری بات، اگر سینٹ اس کی قبل از وقت توثیق کرتی ہے تو ابھی سے امریکہ کی قومی سلامتی اور ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے اہداف کے لئے اخراجات اور خدشات کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ ڈیوش، کسنجر اور سکوکرافٹ نے تجویز پیش کی کہ امریکہ اس فیصلہ کو مؤخر کر کے موجودہ صورتحال سے فائدہ اٹھائے اور اس دوران توثیق کے عمل کی تحریک، انرجی ڈیپارٹمنٹ کے سٹاک پائیل سٹیورڈشپ پروگرام میں پیش رفت، بھارت، پاکستان دھماکوں کے سیاسی نتائج، جوہری ہتھیاروں پر زیادہ انحصار کی نئی روسی پالیسی اور چین کے جوہری اسلحہ خانہ میں مسلسل اضافہ جیسے امور پر دھیان دے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ جوہری ہتھیاروں پر انحصار جاری رکھتے ہوئے اپنے اور اپنے اتحادیوں اور دوستوں پر خاص قسم کے حملوں کے خلاف ڈیٹرنس کو مضبوط بنائے۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ گو سینٹ میں ری پبلکن اکثریت توثیق پر غور مؤخر کرنے پر تیار تھی لیکن یہ جانتے ہوئے کہ توثیق کے لئے اسے اکثریت حاصل نہیں ہے حکومت نے ووٹنگ کا مطالبہ کیا اور اسے نامنظور کرایا۔ گویا بہ ظاہر توثیق کے لئے کوشاں حکومت خود ہی اسے سینٹ سے نامنظور کروانا چاہتی تھی کیونکہ اسے دراصل اپنے سٹاک پائیل سٹیورڈشپ پروگرام کو آگے لانے سے دلچسپی تھی لیکن اب خواہ مخواہ یہ معاہدہ دوسروں پر ٹھونس رہی ہے۔

اگر مشرف حکومت اپنے وعدے پر قائم ہے تو اسے پچھلا گند صاف کر کے حکومت قوم کے حوالے کرنے پر اپنی توجہ مرکوز رکھنی چاہیے۔ وقتی مصلحت کے تحت ملکی سلامتی کے مفادات سے چشم پوشی کر کے بیرونی طاقتوں کی خوشنودی حاصل کرنا ملکی مسائل کا حل نہیں ہونا چاہیے۔ جہاں تک CTBT میں شمولیت اور جوہری صلاحیت کے خاتمہ کے لئے بیرونی دباؤ کا تعلق ہے تو حکومت کو چاہیے کہ انہیں امریکی سینٹ کو دیئے گئے ڈیوش، کسنجر اور سکوکرافٹ کے مشوروں کا حوالہ دے جو یہ ہیں۔

○ CTBT میں شمولیت کے فیصلے کو مؤخر رکھیں۔
○ توثیق کے عمل کی تحریک پر نگاہ رکھیں۔
○ اس دوران موجودہ ہتھیاروں کی فرسودگی/سال خوردگی ageing کے مسئلے کا حل تلاش کرتے رہیں۔
○ سائنس اور ٹیکنالوجی میں مسلسل ترقی اور ایٹمی ہتھیاروں کو جدید بنانے کے ضمن میں مطلوبہ مہارت حاصل کریں۔
○ اس کے ساتھ ساتھ جوہری ڈیٹرنس (nuclear deterrence) اور ملکی سلامتی کے مفادات (security inlernts) کو ہرگز نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔

(اخذ و ترجمہ: سردار اعوان)

KHALID TRADERS
NATIONAL DISTRIBUTORS NTN BEARINGS
IMPORTERS - INDENTORS - STOCKISTS & SUPPLIERS OF WIDE VARIETY OF BEARINGS, FROM SUPER - SMALL TO SUPER - LARGE

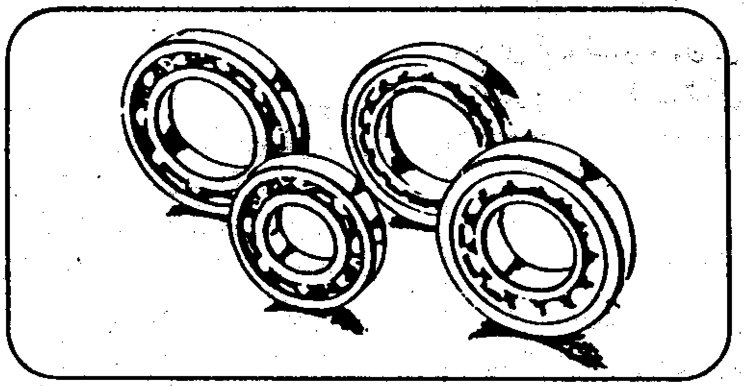

PLEASE CONTACT
Opp. K.M.C. Workshop, Nishtar Road, Karachi-74200, Pakistan.
G.P.O. Box #. 1178 Phones : 7732952 - 7730595 Fax : 7734776 - 7735883
E-mail : ktntn@poboxes.com
FOR AUTOMOTIVE BEARINGS : SIND BEARING AGENCY, 64 A-65 Manzoor Square Noman St. Plaza Quarters Karachi-74400(Pakistan)
Tel : 7723358-7721172
LAHORE : 5 - Shahsawar Market, Rehaman Gali No. 4, 53-Nishtar Road, Lahore-54000, Pakistan. Phones: 7639618,7639718,7639818, Fax: (42) : 763-9918
GUJRANWALA: 1-Haider Shopping Centre, Circular Road, Gujranwala Tel : 41790-210807
WE MOVE FAST TO KEEP YOU MOVING

کیا بسنت کے تہوار کے سامنے ہماری حکومت "بو کاٹا" ہو گئی ہے

تحریر: ابو شر

اخباری اطلاعات کے مطابق اس سال بسنت کا تہوار ۲۰ فروری کو منایا جا رہا ہے۔ پریشان کن بات یہ ہے کہ بسنت سے پہلے اتنا کچھ ہو رہا ہے تو بسنت کے موقع پر کیا ہو گا۔ شہر میں سارا سارا دن بجلی کی آنکھ مچولی جاری رہتی ہے۔ وقفے وقفے سے دھماکوں کی آوازیں 'لائٹ بند' پانی بند' مسجدوں میں وضو کیلئے پانی نہیں' چھتوں پر عجیب قسم کا شور' بار بار بجلی کے جھٹکوں سے اکثر لوگوں کے ٹی وی' فریج اور موٹریں وغیرہ جل گئے ہیں لیکن حیرت ہے کوئی ایک بھی اس زیادتی کے خلاف نہیں بولتا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ ہر گھر خود اس جرم میں ملوث ہے۔

گزشتہ کئی سالوں سے واپڈا کے گرڈ اسٹیشن اسی پتنگ بازی کی نذر ہو رہے ہیں جس کے باعث ہر سال کروڑوں روپے کا نقصان ہو جاتا ہے۔ اس سال مزید "برکت" کی توقع ہے۔

اس مالی نقصان کے علاوہ ہر سال سینکڑوں بچے پتنگ بازی کے شوق میں چھت سے گر کر مرجاتے ہیں۔ لیکن مجال ہے جو کسی کے سر پر جوں تک رینگی ہو۔

اب تو ایسا لگتا ہے کہ بسنت ہندوؤں کا نہیں بلکہ ہمارا کوئی مذہبی تہوار ہے۔ شاید اسی لئے حکومت بھی مجبور ہے کہ اگر اس پر پابندی لگائی تو بہت بڑا گناہ ہو گا۔ اور تو اور آج کل ٹی وی پر بھی اشتہار آتا ہے کہ بسنت مناؤ ضرور لیکن پتنگ کے ساتھ دھاتی تار نہ باندھی جائے اور فائرنگ کا شوق نہ فرمایا جائے۔ اللہ اللہ خیر صلا۔

شہر کا حال یہ ہے کہ ڈور لگانے والے پورے شہر پر قابض ہو چکے ہیں۔ ۵ فروری کو کشمیریوں کے حق میں ہڑتال کا لاہوریوں نے بڑا فائدہ اٹھایا۔ دکانیں بند' کارخانے بند' تعلیمی ادارے بند' تمام چھوٹے بڑے ڈور لگوانے میں مصروف رہے۔

ایک وقت تھا جب بسنت کے موقع پر اکا دکا پتنگ باز افراد اپنا شوق پورا کر لیا کرتے تھے اور یہ وبا صرف لاہور تک ہی محدود تھی لیکن اب یہ وبا پنجاب کی حدیں پھلانگ کر دوسرے صوبوں میں بھی جا پہنچی ہے اور بسنت کے تہوار سے اہل وطن کی محبت کا یہ عالم ہے کہ اب یہ تہوار پورے ملک میں ایک ہی دن نہیں منایا جاتا بلکہ مختلف شہروں میں مختلف دن مقرر ہیں۔ شوقین حضرات اگر اس ہفتے لاہور میں بسنت مناتے ہیں تو دوسرے ہفتہ دوسرے شہر میں۔

کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ بسنت کا تہوار حقیقت رائے نامی ایک گستاخِ رسولؐ ہندو کی یاد میں منایا جاتا ہے جسے پنجاب کے گورنر زکریا خان (۱۷۵۹ء-۱۷۰۷ء) نے موت کی سزا دی تھی۔ لیکن کیا ہمارا ضمیر اس قدر مردہ ہو چکا ہے کہ اب عشق رسولؐ بھی اسے جگانے کے لئے ناکافی ہے۔

کیا ہم نے پاکستان اسی لئے بنایا تھا کہ یہاں ہندوؤں کی ثقافت کو فروغ دیا جائے گا۔ شاید سونیا گاندھی نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ ہم نے پاکستان کو ثقافتی طور پر فتح کر لیا ہے۔ بقول اقبال ؎

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ' تھے بھی کہیں مسلم وجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ لوگ اس گناہ کے خلاف آواز اس لئے بلند نہیں کرتے کہ وہ اس جرم میں خود ملوث ہیں۔ لیکن یہ بات ناقابل فہم ہے کہ حکومت اس تہوار پر پابندی کیوں نہیں لگاتی جبکہ ہر سال کئی قیمتی جانیں اور واپڈا کا کروڑوں روپیہ اس کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ سگریٹ نوشی پر پابندی اس لئے نہیں لگائی جاتی کیونکہ حکومت کو سگریٹ کے کارخانوں سے ٹیکسوں کی صورت میں بے تحاشا آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ کوئی یہ بتائے کہ پتنگ بازی کی صنعت سے حکومت کو کیا فائدہ ہے؟

ہم اربابِ اقتدار سے گزارش کریں گے کہ وہ اس تہوار ہی پر نہیں اس ملک میں پتنگ بازی اور پتنگ سازی پر بھی فی الفور پابندی عائد کرے۔ سابقہ حکومت نے شادی کی تقریبات میں کھانے پر پابندی عائد کی تھی تو لوگوں نے بلاچوں وچرا اس حکم پر عمل درآمد کیا تھا کیونکہ حکومت آخر حکومت ہوتی ہے۔ جبکہ موجودہ حکومت تو حکومت ہونے کے ساتھ ساتھ فوجی بھی ہے۔ اس کا ایک حکم لوگوں کو پتنگ اور ڈور ہاتھ سے نیچے رکھنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ لیکن لوگ ناطقہ سر بگریباں ہیں کہ آخر فوجی حکومت کی مجبوری کیا ہے؟ دوسری حکومتوں کو تو عوام سے ووٹ لینا ہوتے ہیں۔ موجودہ فوجی حکومت بسنت کے تہوار کے سامنے "بو کاٹا" کیوں ہو گئی ہے؟ کہیں عوام میں مقبولیت کم ہونے کا خوف تو نہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر.... پھر گلشن کا خدا ہی حافظ ہے۔

حدیث دل

فرقان دانش خان

چراغِ "عمل" جلاؤ بڑا اندھیرا ہے

آج نوجوانوں میں ایک بے چینی پائی جاتی ہے۔ وہ جاننا چاہتے ہیں حق کیا ہے؟ کسی نوجوان کو اپنے تزکیہ نفس کی فکر ہے اور وہ کسی کامل شخص کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ کوئی ایک مذہبی جماعت سے وابستہ ہے تو کوئی دوسری سے —— کوئی زیادہ باہمت ہے تو اس نے جماعتیں بھی بدل ڈالیں۔ لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات —— اس کی داڑھی ضرور لمبی ہو گئی ہے —— جیب کے کونے سے مسواک بھی جھانکتی ہے —— سر پر حسب توفیق ٹوپی یا عمامہ بھی موجود ہے۔ شلوار بھی ٹخنوں سے اوپر رہتی ہے۔ سب کچھ ہے جس سے دینداری ٹپکتی ہے لیکن نہیں ہے تو سکون نہیں ہے؟ میں کئی سال اسی ادھیڑبن میں رہا ہوں —— اسی سوال کے جواب کی تلاش میں لمبے عرصے تک گم سم —— سوچوں میں غرق رہا ہوں —— آخر ایک دن جواب ملا بھی تو کہاں' اپنے دل کے کسی کونے سے آواز آئی —— درحقیقت علمی کام بہت ہو چکا' چراغ علم تو جگہ جگہ روشن ہیں۔ وہ ایک مشہور مصرعہ اب کچھ یوں ہے "چراغ "عمل" جلاؤ بڑا اندھیرا ہے"۔

یہ علمی بحثوں میں الجھنے کا وقت نہیں' یہ وقت دعا بھی نہیں۔ یہ عمل کا وقت ہے —— آج جو شخص فرائض دینی کی ادائیگی کے ساتھ سچ کو اپنا شعار بنائے' جھوٹ سے پرہیز لازم کر لے' ایفائے عہد اور دیانت داری میں دن بدن آگے بڑھتا چلا جائے —— جو اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینا سیکھ لے —— دکھ درد میں دوسروں کے کام آنے کو اپنا شعار بنا لے —— دوسروں کی مدد کرنے کے لئے بے چین ہو جائے —— اور یہ سب اخلاص کے ساتھ ہو۔ صرف اللہ کی رضا کے حصول کے لئے ہو —— کوئی اور مقصد پیش نظر نہ ہو —— تو اسے سکون میسر آسکتا ہے —— بے چینی کی اسی کیفیت میں حقیقی سکون پنہاں ہے —— اگر کوئی ان مدارج کو طے کر لے تو وہی مجاہد عمل' دراصل مرد درویش —— مرد کامل ہے —— اسے کسی کے پاس جانے کی چنداں ضرورت نہیں۔

توبہ کا بیان

امام غزالیؒ کی کتاب احیاء العلوم سے ماخوذ

مرسلہ : ن۔ بنت الیقین

حضرت آدم کا حال دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی خطا کے بعد ندامت کو محسوس کیا اور آنسو بہائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص صرف ان کو خطا کرنے میں اپنا باپ گردانے اور توبہ نہ کرے تو وہ ناہنجار ہے (یعنی یوں کہے کہ خطا تو میرے باپ آدم علیہ السلام سے بھی سرزد ہوئی تھی مگر توبہ کی طرف دھیان نہ دے حالانکہ حضرت آدم نے یہ خطا کی تھی تو توبہ بھی تو کی تھی) سمجھ لینا چاہئے کہ صرف خیر ہی کا ہو رہنا ملائکہ مقربین کا طریقہ ہے اور محض شر کرنا شیاطین کا رویہ ہے اور شر میں پڑنے کے بعد خیر کی طرف پھرنا انسان کا کام ہے۔

توبہ کی حقیقت و تعریف

جاننا چاہئے کہ توبہ تین چیزوں کا نام ہے' اول "علم" دوسرا "حال" تیسرا "فعل"۔

علم : یعنی اس بات کو جانے کہ گناہوں کا نقصان بہت بڑا ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ آدمی اور اس کے رب کے درمیان یہ گناہ حجاب بن جاتے ہیں۔ جب یہ بات یقین کے ساتھ دل پر جم جائے گی کہ محبوب کے نہ ملنے اور نہ دیکھنے کی وجہ میرا یہ فعل ہے تو اس فعل پر افسوس کرے گا اور اسی کا نام ندامت ہے۔ اسی کو حال کہتے ہیں۔

حال : دل میں جب ندامت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے اور دل پر صدمہ گزرتا ہے اس وقت یہ آتش محبت اس کو اس بات پر آمادہ کرے گی کہ کوئی نہ کوئی تدبیر کرنی چاہئے۔ اس حالت کو ارادہ یا مقصد کہتے ہیں۔

فعل : یہ ارادہ یا قصد ایسے فعل کا ہوتا ہے جس کا تعلق تینوں زمانوں سے ہے۔ زمانہ حال سے تو اس طرح کہ جو گناہ پیشتر کرتا تھا اس کو چھوڑ دے' اور زمانہ مستقبل سے اس طرح کہ جس گناہ سے محبوب نہ ملے اسے عمر بھر کیلئے ترک کر دے اور زمانہ ماضی سے اس طرح کہ اگر کوئی چیز قابل قضا و تلافی ہے تو اس نقصان کو پورا کرے۔

غرضیکہ ان سب باتوں کا منشاء اول علم ہوتا ہے' یعنی ایمان و یقین۔ کیونکہ ایمان اسباب کو سچ جاننے کا نام ہے کہ گناہ زہر مہلک ہے۔ اور یقین اسی تصدیق کی مضبوطی کا نام ہے۔ پس جب ایمان کا نور دل پر چھا جاتا ہے تو اس کا ثمرہ یہ ہوتا ہے کہ دل میں ندامت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ یہی بات اس کو عمل پر ابھارتی ہے کہ اب کوئی تدبیر کرنی چاہئے۔ اسی اعتبار سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ ((الندمة توبة))

سہل بن عبداللہ تستریؒ یوں فرماتے ہیں کہ "حرکاتِ مذمومہ کا افعالِ محمودہ سے بدل دینے کا نام توبہ ہے"۔

توبہ کی فضیلت اور اس کا واجب ہونا

اللہ کی طرف سے تمام ایمان والوں کو توبہ کا حکم عام ہے : ﴿وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ اور دوسری جگہ ارشاد ہے : ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا○﴾ نصوح کے معنی یہ ہیں کہ خالص اللہ کیلئے ہو۔ اور فضیلت توبہ پر یہ آیت شریف دلالت کرتی ہے۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ○﴾ اور آنحضرتؐ ارشاد فرماتے ہیں ((اَلتَّائِبُ حَبِيْبُ اللّٰهِ)) اور ((اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ))۔ (ابن ماجہ و مسلم)

توبہ ہر حالت میں فوراً واجب ہے

توبہ کے فوراً واجب ہونے میں کسی طرح کا شک نہیں۔ اس لئے کہ گناہ کو مہلک سمجھنا نفس ایمان میں داخل ہے۔ اب گناہ کے نقصان کا علم اسی غرض سے حاصل کیا جائے گا تاکہ گناہ کی طرف رغبت کو ترک کرے۔ اب جو شخص گناہوں کو نہ چھوڑے گا اس میں یہ حصہ ایمان کا نہ ہوگا۔ اور یہی مراد اس حدیث شریف میں ہے ((لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ)) اس میں ایمان سے مراد یہ ہے کہ زنا اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے اور اللہ سے بُعد پیدا کرتا ہے۔ اس بات کا ایمان زناکار میں نہیں رہتا۔ یعنی یہ مطلب نہیں کہ اس سے ایمان جاتا رہتا ہے' یعنی وہ اللہ کی وحدانیت' صفات' کتب اور رسل کی تکذیب نہیں کرتا۔ اس کی مثال ایک ایسے مریض کی سی ہے جو اپنے معالج کے بتائے ہوئے پرہیز سے نہ رکے تو مطلب یہ نہ ہوگا کہ وہ معالج کو معالج نہیں گردانتا' بلکہ اس کے بتائے ہوئے پرہیز کو اپنی صحت کے لئے ضروری نہیں سمجھتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ گناہ گار ناقص ایمان ہوتا ہے۔ تو جو شخص صرف اور صرف شہادتِ توحید اور رسالت رکھتا وہ ایسا ہے جیسا کہ انسان میں روح تو ہو مگر ہاتھ پاؤں آنکھ اور دوسرا ظاہری و باطنی وجود کچھ نہ رکھتا ہو' اس درخت کی سی مثل کہ جس کی جڑ زمین میں گہری نہ ہو اور ذرا سی تند ہوا اس کو اکھاڑ پھینکے۔ یعنی ملک الموت کے آنے کے وقت جو احوال پیش آتے ہیں ان کے صدمے کے باعث ایمان ہل جاتا ہے۔ ایسا ناقص ایمان یہ سختی برداشت نہیں کر سکتا۔ پس جس ایمان کی جڑ یقین میں جمی نہ ہوگی اور اعمال میں اس کی شاخیں نہ پھیلی ہوں گی وہ اس خوف کے وقت نہ ٹھہر سکے گا۔ خاتمہ کے وقت ایسا ایمان باقی رہتا ہے جس کی بنا اطاعت پر ہو اور اعمال کے پانی سے اس کی جڑ مضبوط ہو گئی ہو۔

پس معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے ایمان کو مضبوط نہ کرے گا وہ خاتمہ کے وقت اصل ایمان سے محروم ہو جائے گا۔ سو گناہ گار کو چاہئے کہ توبہ کی طرف جلدی کرے۔ ایسا نہ ہو کہ گناہ کا زہر اس کی روح کو پراگندہ کر دے اور پھر طبیبوں کے ہاتھ سے علاج نکل جائے۔ اس کے بعد نہ کوئی پرہیز اثر کرے اور نہ وعظ و نصیحت' اور اس آیت کے مصداق بن جائے : ﴿اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ○ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ○ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ○﴾ یاد رہے کہ توبہ کرنے کا مطلب صرف یہ نہیں کہ مستقبل میں گناہ سے بچا جائے' بلکہ یہ بھی ہے کہ زمانہ ماضی کے گناہ کا بھی تدارک کیا جائے۔ جیسا کہ مثال ایک آئینہ کی ہے کہ اگر بھاپ لگتے رہنے سے اس کا شیشہ اپنا صیقل کھو چکا ہو تو اب اس کو کار آمد بنانے کیلئے دو کام کرنا پڑیں گے۔ ایک تو بھاپ کو اس تک پہنچنے سے روکنا ہوگا' دوسرے اس کو گھس کر صاف بھی کرنا ہوگا۔ اگر صاف کرتے رہے مگر بھاپ کو آنے سے نہ روکا تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر بھاپ کو روکا مگر صیقل صاف نہ کیا تو بھی کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ زندگی کے جو لمحے بیت گئے ان پر معافی کی یہی شرط ہے کہ نہ کرنے کا عہد بھی ہو اور اگر قابل تدارک ہے تو تدارک بھی کیا جائے۔ لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ جس قسم کی کوتاہی ہوئی ہے اسی کی مثل سے اس کا تدارک کیا جائے۔ یعنی سیاہی' سفیدی سے جائے گی گرمی یا سردی

باقی صفحہ ۵ پر

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

کراچی میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

❶ تنظیم اسلامی کراچی ضلع وسطی نمبر ۲ میں ترجمہ قرآن کے فرائض محترم اعجاز لطیف نے انجام دیئے اور قرآن حکیم سنانے کی سعادت نوجوان حافظ و قاری محمد عرفان نے حاصل کی۔ ۶ دسمبر کو تعارف قرآن کے پروگرام میں امیر محترم نے خطاب فرمایا۔ تقریباً ۳۰۰ حضرات اور ۱۵۰ خواتین نے شرکت کی۔ دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگراموں میں اوسط حاضری تقریباً ۱۰۰ حضرات اور ۵۰ خواتین پر مشتمل رہی۔ ۲۷ ستمبر کو کتب و کیسٹ تقسیم کی گئیں اور جمعہ اور اتوار کو مکتبہ بھی لگایا گیا۔ (رپورٹ : نوید احمد)

❷ تنظیم اسلامی ضلع شرقی نمبر ۱ میں یہ پروگرام سوسائٹی کے علاقے میں منعقد کیا گیا۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ یہ علاقہ منکرین سنت کا گڑھ بنتا چلا جا رہا ہے۔ امیر محترم کے دورۂ کراچی کے موقع پر اسی مناسبت سے قرآن و حدیث کے باہمی ربط کے موضوع پر خطاب رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی نصرت اور حلقہ خواتین کراچی کی کوششوں سے پی ای سی ایچ ایس بلاک نمبر ۲ میں خواتین کا ب اس پروگرام کے لئے میسر آ گیا۔ یہاں پر ترجمہ قرآن کی سعادت انجینئر نوید احمد صاحب نے حاصل کی۔ تراویح میں قرآن سنانے کی سعادت قاری شارق سعید صاحب نے حاصل کی۔

یہاں "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" نامی کتابچہ تقسیم کیا گیا۔ ایک صاحب خیر نے قرآن مجید کا نسخہ تفسیر احسن البیان شرکاء میں تقسیم کیا۔ پروگرام کے اختتام پر شرکاء میں ۳ کتابوں اور ۲ کیسٹس پر مشتمل سیٹ تقسیم کیا گیا۔ پروگرام میں عموماً تقریباً ۱۰۰ حضرات اور ۶۰ خواتین شریک ہوئیں۔ (رپورٹ : محمد حنیف خان)

❸ تنظیم اسلامی ضلع جنوبی میں مندرجہ ذیل چار مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن کی محافل ہوئیں جن کی مختصر رپورٹ یہ ہے :

(۱) مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی میں مترجم کے فرائض جناب زین العابدین صاحب نے ادا کئے۔ اس میں عموماً حاضری تقریباً ۴۰ حضرات اور ۱۰ خواتین کی رہی۔

(۲) مدرسہ شمس النساء ٹرسٹ منظور کالونی میں مترجم جناب سعید الرحمٰن صاحب تھے۔ شرکاء کی تعداد اوسطاً ۲۵ حضرات اور ۲۰ خواتین رہی۔

(۳) برنس روڈ نزد مدینہ مسجد جناب شجاع الدین شیخ صاحب نے حسب سابق فٹ پاتھ پر گلی میں نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد مترجم کی حیثیت سے دورۂ ترجمہ قرآن کیا۔ شرکاء کی اوسط تعداد ۳۵ حضرات اور ۲۰ خواتین تھی۔ خواتین کے لئے قریبی فلیٹ میں باپردہ شرکت کا اہتمام کیا گیا۔

(۴) نیول ہاؤسنگ اسکیم کلفٹن میں نماز تراویح کی تکمیل کے بعد جناب سرفراز احمد خان صاحب نے دورۂ ترجمہ قرآن میں مترجم کے فرائض انجام دیئے۔ اس میں شرکاء کی تعداد ۱۵ سے ۲۰ رہی۔ (رپورٹ : سید واجد علی رضوی)

❹ تنظیم اسلامی ضلع شرقی نمبر ۳ کے زیر اہتمام جامع مسجد طیبہ میں نماز تراویح کے ساتھ قرآن مرکز کورنگی میں دورۂ ترجمہ قرآن کا پہلا پروگرام ہوا۔ اس میں مترجم کے فرائض جناب حامد خان صاحب نے انجام دیئے۔ شرکاء کی تعداد ۲۵ رہی۔

دوسرا پروگرام مینٹل چوک لانڈھی میں محمد جمیل صاحب کے مکان پر ہوا۔ اس میں افتخار عالم خان صاحب نے نماز تراویح کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن میں مترجم کے فرائض انجام دیئے۔ ۲۰ افراد شریک رہے۔

ابوذر ہاشمی صاحب کے مکان لانڈھی میں تیسرا پروگرام خواتین کا ہوا۔ ۳۰۔۲۵ خواتین شریک رہیں۔ قرآن کریم کے منتخب مقامات کا بیان ہوا۔ وقت تھا ۸ تا ساڑھے دس بجے شب۔

اقبال احمد صدیقی صاحب کے مکان کورنگی میں خواتین کا دوسرا پروگرام ہوا۔ یہ مجموعی طور پر چوتھا پروگرام تھا۔ ۱۲ خواتین شریک رہیں۔ وقت تھا ۱۲ تا سوا ۱ بجے دن۔ (رپورٹ : عامر خان)

❺ تنظیم اسلامی ضلع شرقی نمبر ۲ کے زیر اہتمام درج ذیل پروگرام ہوئے :

(۱) اصغر اپارٹمنٹ، شاہراہ فیصل میں خواتین کے دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام میں اوسطاً ۵۰ خواتین شریک رہیں۔

(۲) محمد سلیم صاحب کے مکان ماڈل کالونی میں ویڈیو کے ذریعہ پروگرام ہوا۔ اوسطاً ۱۱ افراد شریک رہے۔

(۳) بشیر احمد سلیمی صاحب کے مکان ملیر کینٹ میں ویڈیو کے ذریعے پروگرام میں خواتین و حضرات کی اوسط تعداد ۴۰ رہی۔

❻ تنظیم اسلامی کراچی ضلع غربی کے پروگرام یہ رہے :

(۱) عابد جاوید خان صاحب کے مکان بلدیہ ٹاؤن میں دورۂ ترجمہ قرآن میں مترجم کے فرائض جناب احمد خان صاحب نے ادا کئے۔ شرکاء کی تعداد ۸۔۱۰ افراد رہی۔

(۲) تنظیم کے دفتر واقع اورنگی ٹاؤن میں ویڈیو پراجیکٹ کے ذریعہ پروگرام ہوا جس میں اوسطاً ۱۰۔ ۱۳ افراد نے شرکت کی۔ (رپورٹ : عابد جاوید خان)

❼ تنظیم اسلامی کراچی ضلع وسطی نمبر ۱ کے زیر اہتمام احتشام الحق صدیقی کے مکان پر دورۂ ترجمہ قرآن میں مترجم کے فرائض جناب عبدالمقتدر نے انجام دیئے۔ شرکاء کی اوسط تعداد تقریباً ۱۲ رہی۔ (رپورٹ : نوید مزمل)

فیصل آباد میں دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام

مسجد اتفاق مدینہ ٹاؤن میں امیر حلقہ محمد رشید عمر نے مترجم کے فرائض سرانجام دیئے۔ یہاں پہلے بغیر ترجمہ کے نماز تراویح ادا کرنے والے حضرات نماز پڑھتے پھر ۸:۳۰ کے بعد ترجمہ کے ساتھ تراویح کا آغاز ہوتا۔ اس سے پہلے رشید عمر صاحب ۱۹۹۷ء میں یہاں ترجمہ کے ساتھ نماز تراویح پڑھا چکے تھے۔ اس سال کا پروگرام انہی لوگوں کی طلب اور تعاون سے ہوا جس میں خطیب مسجد جناب کفیل احمد ہاشمی صاحب جو رفیق تنظیم بھی ہیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پہلے عشرے میں شرکاء کی حاضری ۲۰۔۲۵ رہی جو درمیانی عشرے میں کم سے کم ۱۰۔ ۱۲ تک آ گئی۔ جبکہ آخری عشرہ میں یہ تعداد ۴۰۔۵۰ تک پہنچ گئی۔

دورۂ ترجمہ کا ایک پروگرام دفتر حلقہ میں بھی منعقد ہوا۔ یہ پروگرام خالص تربیتی نوعیت کا تھا۔ جس کے لئے پچھلے رمضان کے بعد ہی سے رفقاء کی ذمہ داری لگا دی گئی تھی۔ اور انہیں قرآن پاک کا ایک حصہ بھی الاٹ کر دیا گیا تھا کہ وہ اس کو تیار کریں اور اپنی باری پر مترجم کی ذمہ داری ادا کریں۔ رمضان کی اس مجلس کے شرکاء کے جو تاثرات سامنے آئے اس کے مطابق جن حضرات کی ذمہ داری اس پروگرام میں شرکت کے لئے تھی انہیں اس محنت کا خاطر خواہ فائدہ حاصل ہوا۔ مزید یہ کہ پروگرام رفقاء کی صلاحیتوں کے اندازہ کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوا۔ چنانچہ شیخ محمد سلیم صاحب اور نعمان اصغر کی صلاحیتیں کھل کر سامنے آئیں۔ نماز تراویح کے دوران تلاوت قرآن کی ذمہ داری بھی نقیب اُسرہ شہر حافظ محمد ارشد صاحب نے پہلی مرتبہ ادا کی۔ (رپورٹ : رشید عمر)

فرانس میں دورۂ ترجمہ قرآن

ماہ رمضان میں پچھلے سال کی طرح اس مرتبہ بھی مسجد کرد پیرس میں دورۂ ترجمہ قرآن ہوا۔ امیر تنظیم اسلامی پیرس جناب محمد اشرف صاحب دوران تراویح قرآن کا ترجمہ پڑھ کر سناتے رہے اور رمضان کی برکات اور قیام لیل کی ترغیب دیتے رہے۔ قاری عبدالرحمٰن (مکہ مکرمہ) اور قاری شوکت علی (انڈیا) نے قرآن پاک سنایا۔ ستائیسویں کو شب بیداری ہوئی، جس میں امیر صاحب نے درس حدیث دیا۔ صلوۃ التسبیح ادا کی گئی۔ ساتھیوں نے نوافل، اذکار اور قرآن شریف کی تلاوت کی۔ مسجد میں ہی سحری کا انتظام تھا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد پروگرام ختم ہوا۔ شب بیداری میں ۳۰ سے ۴۰ افراد نے حسب استطاعت حصہ لیا۔ دوران ماہ رمضان ساتھیوں کی تعداد اوسطاً ۴۰ رہی۔ ختم القرآن پر لوگوں کی تعداد ۹۰ سے ۱۰۰ تک تھی۔

اس مرتبہ سارسل میں بھی دورۂ ترجمہ قرآن ہوا۔ جہاں پر جناب طاہر نسیم قریشی دوران صلوۃ تراویح قرآن پاک کا ترجمہ اور حافظ محمد صدیق نے تلاوت قرآن پاک کی۔ ساتھیوں کی تعداد اوسطاً ۲۰ رہی۔ ستائیسویں کو شب بیداری بھی ہوئی۔ (رپورٹ : محمد فاروق علی)

تنظیم اسلامی ایبٹ آباد کی ماہِ صیام میں دعوتی سرگرمیاں

دفتر تنظیم اسلامی ایبٹ آباد میں یکم تا ۳۰ رمضان المبارک بعد نماز تراویح منتخب نصاب بذریعہ ویڈیو روزانہ ایک گھنٹہ جاری رہا۔ شرکاء کی تعداد ۱۰ تا ۲۰ احباب پر مشتمل رہی۔ تاہم دس احباب مستقل سماعت کرتے رہے۔ پروگرام کو نقیب اُسرہ جناب سردار عمر ثاقب صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے Monitor کیا۔ ان کے معاون جناب ذوالفقار احمد میر صاحب نے بھی تعاون کیا۔ پروگرام کے بعد مذاکروں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ان احباب کی خاطر تواضع جناب بصیر احمد صاحب کرتے رہے۔ علاوہ ازیں قرب و جوار کی مساجد میں دروس قرآن کی ذمہ داری ذوالفقار احمد صاحب نے ادا کی۔ فرائض دینی کے جامع تصور کو بیان کیا گیا اور تنظیم کی دعوت پیش کی گئی۔

مسجد السید ہسپتال منڈیاں ایبٹ آباد میں ماہِ صیام کے دوران روزانہ بعد نماز تراویح منتخب نصاب کے مطابق دروس کا سلسلہ جاری رہا۔ شرکاء کی تعداد ۲۵ تا ۳۰ احباب پر مشتمل رہی۔ اسی مسجد میں بعد نماز فجر سورۃ البقرۃ کے دروس کا سلسلہ جاری رہا اور رمضان کے بعد بھی یہ حلقہ قائم ہے اور روزانہ ۱۱۰ احباب شرکت فرما رہے ہیں۔ تنظیم اسلامی میں شمولیت کی دعوت ان شاء اللہ مناسب موقع محل کے مطابق دی جائے گی۔ (رپورٹ : ذوالفقار علی)

تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کا دعوتی اجتماع

مورخہ ۲۸/جنوری ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب ڈولی ہال والٹن روڈ پر تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی کے زیر اہتمام ایک دعوتی پروگرام بعنوان "موجودہ دور میں ہماری دینی ذمہ داریاں" منعقد ہوا۔ جناب اقبال حسین صاحب امیر تنظیم اسلامی لاہور شمالی نے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری جناب حبیب الرحمٰن قریشی نے تلاوت قرآن اور چند تمہیدی جملوں کی ادائیگی کے بعد فاضل مقرر کو خطاب کی دعوت دی۔

جناب اقبال حسین صاحب نے سورۃ الصف کی آیات ۸ تا ۱۱ کی روشنی میں "موجودہ حالات میں ہماری دینی ذمہ داریاں" پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت امریکہ بظاہر دنیوی لحاظ سے سپریم پاور بن چکا ہے اور اس کو اب صرف اسلام سے خوف ہے اور وہ اسلامی قوتوں کے درپے ہے کہ ان کو کچل دیا جائے۔ لیکن جس چراغ کو اللہ روشن رکھنا چاہتا ہو اسے کوئی کیسے بجھا سکتا ہے ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں ہماری پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ خود کو کسی نہ کسی دینی جماعت کے ساتھ وابستہ کریں جو اقامت دین یعنی نظام خلافت کے قیام کے لئے کوشاں ہو' اس میں شامل ہو کر اپنی جان اور مال کھپائیں۔ اس کے ساتھ ہی کہ آپ نے خود اللہ کی بندگی کو اختیار کر لیا ہے اب اسی کی دعوت کو آگے دوسروں تک پہنچائیں اور جب مناسب قوت اکٹھی ہو جائے تو پھر باطل کو چیلنج کریں اور اس سے پہلے نہی عن المنکر باللسان کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں۔ آپ نے مزید فرمایا' کہ احادیث نبویہ سے واضح ہے کہ حضرت مہدیؒ کی خلافت کو مستحکم کرنے کے لئے قافلے اسی سرزمین پاکستان اور افغانستان سے جائیں گے اور محسوس ایسے ہوتا ہے کہ طالبان کا افغانستان میں اسلامی نظام کا قیام اور پاکستان کا ایٹمی قوت بن جانا اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ بدلتے ہوئے حالات یہ بھی بتا رہے ہیں کہ اب یہ کوئی زیادہ دور کی بات نہیں ہے۔ لیکن اصل چیز یہ ہے ان حالات میں ہمارا کردار کیا ہے۔ ہم نے اس عالمی خلافت کے قیام کے لئے کیا کوشش کی ہے۔ محض حالات کی خرابی اور بگاڑ کے شکوے کرنے سے ہماری نجات ممکن نہیں ہوگی بلکہ ہمیں اپنے حصے کا کام کرنا ہے' کیونکہ ہمارا مقصد رضائے الٰہی کا حصول اور اخروی نجات ہے۔ بقول شاعر ؏

شکوۂ ظلمت شب سے کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

بعد نماز عشاء جامع خدام القرآن والٹن میں سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ جس میں فاضل مقرر نے احباب کے سوالات کے اطمینان بخش جوابات دیئے۔

پروگرام کے اختتام پر صدر مجلس و ناظم تنظیم اسلامی لاہور چھاؤنی جناب فتح محمد قریشی صاحب نے دعا فرمائی۔

(رپورٹ : ابو عبداللہ)

کراچی جنوبی کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام

تنظیم اسلامی کراچی جنوبی کے زیر اہتمام ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام ۱۵/جنوری رات ۹ بجے تا ۱۶/جنوری نماز عصر جاری رہا۔ اس پروگرام میں ۱۲ رفقاء کل وقتی اور ۷ رفقاء جز وقتی شریک ہوئے۔

رات ۹ بجے سیرت صحابہ کے عنوان سے راقم نے عمیرؓ بن سعد کے حالات زندگی پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں رفقاء کا باہمی تعارف ہوا' اس کے بعد رفقاء نے انفرادی طور پر نوافل ادا کئے اور انفرادی تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی۔

بعد نماز فجر درس قرآن شجاع الدین شیخ صاحب نے دیا۔ اس میں تقریباً ۳۰ افراد مع رفقاء شریک ہوئے۔ درس قرآن کے بعد امیر تنظیم جنوبی نے رفقاء کی تجوید کے سلسلہ میں ایک جائزہ لیا اور ضروری ہدایات دیں۔ اس کے بعد دیگر ضروریات اور ناشتہ کے لئے وقفہ ہوا۔ امیر محترم کا خطاب بذریعہ ویڈیو کیسٹ ۹ تا ۱۱ بجے دیکھا گیا۔ ۱۱ بجے سورۂ کہف کے تیسرے رکوع کا درس شجاع الدین شیخ صاحب نے دیا۔ اس کے بعد امیر محترم کا تازہ خطاب جمعہ بذریعہ آڈیو کیسٹ سنا گیا۔ نماز ظہر کے بعد طعام و آرام کا وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد خطاب کا بقیہ حصہ سنا گیا۔ اس طرح نماز عصر پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ : محمد بشیر)

اسوروبی بیوڑ کی دعوتی سرگرمیاں

اسوروبی بیوڑ کے چار رفقاء دعوتی و تربیتی پروگرام کے لئے بروز جمعرات ۲۳ دسمبر ۹۹ء تقریباً ۳ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں موسوم جبلوک کی جامع مسجد میں نمازِ ظہر سے قبل پہنچ گئے۔ نماز ظہر کے بعد اعلان کے مطابق راقم نے عبادت رب کے موضوع پر درس قرآن دیا۔ سورہ بقرہ کے تیسرے کے ابتدائی دو آیات کے حوالے سے درس دیا کہ "اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ اس رب کی جس نے آپ لوگوں کو پیدا کیا۔ اور آپ سے پہلے قوموں کو پیدا کیا۔ اور عبادت کرو کہ اس رب نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنا دیا ہے اور آسمان چھت اور پھر آسمان سے بارش کے ذریعے آپ لوگوں کے لئے پھل اور رزق پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ساتھ عبادت میں شریک مت بناؤ۔ بس عبادت اسی کی کرو اور کامل عبادت کرو۔ جزوی عبادت اللہ تعالیٰ کو منظور ہی نہیں ہے۔ اس رب کی کامل عبادت اس لئے کرو تاکہ جہنم سے نجات مل جائے اور یہ بندگی خوشی کے ساتھ کرنی چاہئے۔ منافقت کی روش سے بچنا چاہئے۔ تقریباً ۲۰ منٹ تک اس موضوع پر روشنی ڈالی گئی اس کے بعد نماز عصر تک رفقاء کے درمیان تربیتی پروگرام ہوا۔ پھر نماز عصر کے بعد جناب ممتاز بخت صاحب نے قرآن مجید کے حقوق پر درس دیا۔ ان حقوق پر تفصیلی بیان ہوا اور واضح کیا کہ آج ہم قرآن مجید کے ان حقوق کی ادائیگی میں بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ قرآن وہ عظیم کتاب ہے جس کے بارے میں حدیث نبویؐ ہے ((خیرکم من تعلم القرآن وعلمه)) اور ایک دوسری حدیث ہے کہ قرآن کی فضیلت ساری کتابوں پر اس طرح ہے جس طرح خداوند کریم کی فضیلت ساری مخلوقات پر ہے۔

جو قومیں اس قرآن کا حق ادا نہیں کرتی وہ ذلیل ہوتی ہیں اور جس قوم نے ان حقوق کا خیال رکھا وہ قومیں ترقی کرتی ہیں۔ یہ نشست تقریباً ۲۰ منٹ تک جاری ہی اور تقریباً ۲۳ افراد نے شرکت کی۔ اس پر دعوتی پروگرام کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ : عالم زیب)

یہود و ہنود!

حال ہی میں شری سوامی نرائن سنستھا نے یروشلم میں کرشنا جنم استمی کا تہوار منانے کا اہتمام کیا جس میں اٹھارہ ہندو رشی شریک ہوئے۔ اس موقع پر اکشنجی (Akishngi) فرقہ کے ربی لو (Lao) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "ہمارے درمیان صرف ایک لفظ کا فرق ہے۔ ہبریو میں ہندو کو ہودی (Hudi) کہا جاتا ہے اس سے پہلے یا (ya) لگائیں تو یہودی بن جاتا ہے"۔ (RADIANCE, OCTOBER 1999)

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 9' شمارہ 6
سالانہ زرِتعاون -/175 روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طالع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت: 36۔کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5869501-03

معاونین برائے مدیر:
○ فرقان دانش خان ○ مرزا ایوب بیگ
○ نعیم اختر عدنان ○ سردار اعوان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

گوشہ خواتین

مرتبہ: رعنا ہاشم خان' شکاگو

زندگی میں یہ پہلا ماہِ رمضان تھا جو دورۂ ترجمہ قرآن کی بدولت بہت اچھا گزرا

دورۂ ترجمہ قرآن کے باعث پورے ماہِ رمضان میں قرآن حکیم سے جو وابستگی رہی وہ غیر معمولی اور منفرد تھی

اس پروگرام میں شرکت سے یوں لگا جیسے اس سے قبل نگاہوں کے سامنے کوئی پردہ تھا جو ہٹ گیا

شکاگو (امریکہ) میں نائب امیر تنظیم کے دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام میں شرکت کرنے والی بعض خواتین کے تاثرات

رمضان نزول قرآن کا مہینہ ہے۔ قرآن مجید ایک مسلسل اور ابد تک قائم رہنے والا ہدایت نامہ ہے۔ یورپ' امریکہ اور برطانیہ میں آباد مسلمانوں کیلئے بڑی تعداد میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو رہے ہیں' لیکن زیادہ تر ترجمے مشکل اور پیچیدہ ہیں۔ اسلام اور قرآن کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے امیر تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد نے ۱۹۸۴ء میں دورۂ ترجمہ قرآن کا جو سلسلہ شروع کیا تھا۔ وہ قرآن فہمی کے لئے بلاشبہ اپنی نوعیت کا ایک اچھوتا اور نہایت کامیاب طریق کار ہے۔

اس مرتبہ نائب امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب کا دورۂ ترجمہ قرآن شکاگو (امریکہ) میں تنظیم اسلامی کے زیرِاہتمام نہایت کامیابی سے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ تنظیم اسلامی شکاگو کی یہ ایک مدت سے خواہش تھی کہ یہاں دورۂ ترجمہ قرآن کا انعقاد کیا جائے۔ شکاگو میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا پروگرام تھا۔ اس پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں جس طرح جناب حافظ عاکف سعید صاحب نے اپنی گوناں گوں مصروفیات میں سے تنظیم اسلامی شکاگو کیلئے وقت نکالا اس کیلئے تنظیم اسلامی شکاگو کے تشکرانہ جذبات کو احاطہ تحریر میں لانا یقیناً میرے لئے ایک دشوار کن مرحلہ ہے۔ شرکاء اور شریکات نے جس جوش و خروش اور دلچسپی کے ساتھ یہ پروگرام اٹینڈ کیا وہ بھی قابل تعریف ہے۔ یقیناً سعید ہیں وہ لوگ جنہوں نے رمضان المبارک کے مہینے میں قرآن کریم کے ترجمے کی سعادت حاصل کی اور حضورِ قلب سے اللہ کی طرف متوجہ رہے۔

پچھلے دنوں شرکاء نے ایک عید ملن کا اہتمام کیا' اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے راقم نے ان خواتین کے تاثرات قلمبند کئے ہیں جو باقاعدگی سے پروگرام میں شریک رہی ہیں۔

اس سلسلے میں محترمہ فاطمہ حئی نے کہا کہ ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ جو پڑھا سمجھ کر پڑھا ورنہ پہلے صرف پڑھ لیا کرتے تھے۔ انہوں نے جناب حافظ عاکف سعید صاحب کے اندازِ بیان کو بھی سراہا۔

محترمہ بتول عمرانی نے کہا کہ میں نے دورۂ ترجمہ قرآن کے اس پروگرام کو بہت عمدہ پایا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ میں نے پہلی مرتبہ قرآن کو سمجھ کر پڑھا۔ عربی سے ناواقفیت کے باوجود قرآن کو سمجھنے میں اس پروگرام کی بدولت آسانی ہوئی' قرآن کریم سے پورا مہینہ جو وابستگی رہی پہلے کبھی نہ تھی۔

محترمہ کلثوم عمرانی نے کہا کہ میں نے پہلی مرتبہ قرآن کا ترجمہ سنا اور پڑھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کو اس پروگرام کی بدولت سکون قلب حاصل ہوا ہے۔ آخر تک دلچسپی مسلسل برقرار رہی اور نالج میں خاطر خواہ اضافہ بھی ہوا۔

محترمہ ریشماں حئی نے اپنے تاثرات یوں بیان کئے کہ زندگی میں یہ پہلا رمضان تھا جو ترجمۂ قرآن کی بدولت بہت اچھا گزرا۔ اور یہ پروگرام آئندہ بھی جاری رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں صرف لیکچر نہیں دیا گیا بلکہ ہر ہر لفظ کو بہت اچھے انداز سے واضح کیا گیا۔ اندازِ بیان بھی بہت خوب تھا۔

محترمہ عابدہ فرزانہ جن کے صاحبزادے مکرم قادری نے نماز تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل کی نے کہا کہ پروگرام نہایت اچھا اور بہت مفید رہا۔ پہلے کئی بار معنوں سے قرآن مجید کو پڑھا لیکن اس طرح سے سن کر بالکل واضح ہو گیا۔ بہت ہی کامیاب پروگرام تھا۔ ایسی بہترین سعادت حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں۔

محترمہ شیما طارق نے کہا کہ یہ رمضان دورۂ ترجمۂ قرآن کی بدولت امریکہ میں بلاشبہ سب سے اچھا گزرا۔ قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے کا موقع ملا۔ قرآن کا مطالعہ بالکل ایک نئے اور اچھوتے انداز سے ہوا' جس کے روزمرہ زندگی پر اچھے اثرات مرتب ہوئے۔

محترمہ تسنیم اکرم نے پروگرام کو سراہتے ہوئے کہا کہ پہلے بہت کچھ معلوم نہیں تھا لیکن اب یوں لگا کہ جیسے پردہ سا ہٹ گیا ہو۔ اس طرح قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے میں بہت مزا آیا۔ الفاظ کا چناؤ خوبصورت اور متاثر کن تھا' جس سے اکثر دل بھر آنے اور آنکھیں پرنم ہو جانے کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ لمبے دورانئے کا پروگرام ہونے کے باوجود تھکن نہیں ہوتی تھی' قرآن کو سمجھنے میں بڑی آسانی ہوئی' اب پتہ چلا کہ معنی و تشریح کی کیا اہمیت ہے۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ اگلے سال دوبارہ یہ سعادت حاصل ہو۔

معزز قارئین! قرآن اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے' مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں اللہ کی جانب سے ان پر حامل قرآن ہونے کی ذمۂ داری ڈال دی گئی ہے۔ یہ ذمے داری اعزاز بھی ہے اور چیلنج بھی۔ ہمارے پاس نسخۂ کیمیا موجود ہے' جو معاشرے کی تمام برائیوں کو مٹا کر انسانی تہذیب کو مٹنے سے بچا سکتا ہے اور تمام بنی نوع انسان اُمت واحدہ بن سکتی ہے۔

آج ہم اپنی منزل کو بھول بیٹھے ہیں' ہماری منزل کیا ہے؟ قائداعظمؒ کے الفاظ میں سنئے:

قرآن مجید کی روشنی میں ایک مثالی ریاست کا قیام!